

رے منڈ سکاٹ

۱۹۹۲ بڑی آنت کے چوتھے درجے کے کینسر سے بچ نکلے۔

آپ جیسے لوگ ہیں، جنہوں نے میری وقتاً فوقتاً حوصلہ افزائی کی، یہاں تک کہ میں خدا کے لیے صحیح جگہ اور وقت پر تھا کہ وہ میری زندگی میں اپنا معجزہ رُوح نما کرے۔ آمین!

میرا کینسر، خدا کا فضل اور ایک عام شخص، شوہر، باپ اور دوست کی کہانی ہے جسے ایک غیر معمولی خدا نے اپنی زندگی میں لوگوں کے ذریعے مجھے پیار کیا۔



رے سکاٹ ایک میرین، ایک خاندانی آدمی، اور ایک کمیونٹی رضا کار ہے جو اپنے میرین کور کے مقصد ("سپیر فیڈلس" / "ہمیشہ وفادار") کو پورا کر رہا ہے اور خدا کو اپنی زندگی سے جلال دے رہا ہے، اور دوسروں کو ان کی شفا یابی کے لیے خدا پر بھروسہ کرنے کے لیے حوصلہ افزائی دے رہا ہے۔

ISBN 979-8-88738-577-8



رے منڈ سکاٹ

COVER PAGE

۱۹۹۲ میں بڑی آنت کے کینسر سے بچ نکلے

آپ جیسے لوگ، جو میری لمحہ بہ لمحہ حوصلہ افزائی کرتے رہے، جب تک کہ خُدا صحیح وقت اور جگہ میری زندگی میں معجزہ نہ کرتا۔ ”آمین!“

میرا کینسر، خُدا کا رحم ایک عام شخص، شوہر، باپ اور دوست کی کہانی ہے جس سے ایک غیر معمولی خُدا نے اپنے لوگوں کے ذریعہ محبت کی۔

ریمنڈ سکاٹ ایک میرین، گھرانے کا فرد، اور ایک کمیونٹی رضا کار جو اپنے میرین کورپس موٹو،، سپر فیڈلس/”ہمیشہ وفادار (اور ”ضابطہ اخلاق“ خُدا، مُلک، کورپس کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں جو خُدا کو اپنی زندگی سے عزت دے رہے اور دوسروں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ اپنی شفا کے لیے خُدا پر بھروسہ رکھیں۔

ایمان، کینسر،

خُدا کا معجزہ

۱۹۹۲ میں بڑی آنت کے کینسر کے چوتھے درجے سے بچ نکلے

ریمنڈ سکاٹ

باب ۸ ایمان کی بنیاد

Faith Foundation

میں آٹھ (۸) برس کا تھا جب میں نے پہلی بار خُدا کی شفا کے بارے میں سیکھا۔ ہمارا کاہن، فادر گرابوسکی، پوسکاوے، نیوجرسی میں سینٹ فرانسس کیتھولک چرچ میں ہمارے پڑوسی کو اُس کے شوہر کی موت کے بعد تسلی دے رہا تھا۔ میں نے کھلے دل سے سُنا جب فادر گرابوسکی نے مسز میئر زکو یقین دلایا کہ اُس کا شوہر فردوس میں خُدا کے ساتھ ہے۔ جب فادر گرابوسکی اُس سے بات کر رہا تھا تو میں واضح الفاظ میں سُنا کہ چونکہ آپ کا شوہر آسمان پر ہے اس لیے وہ مکمل طور پر ٹھیک ہے اور جیسے وہ اپنے لڑکپن میں تھا ثابت قدم اور صحت مند، خُدا کے ساتھ بلند کھڑا ہے۔ اُس کا اس سے بات کرنے کا انداز کچھ ایسا تھا کہ جس نے میرے توجہ گرفت کر لی۔ چنانچہ یہ پہلا موقع تھا جب میں نے خُدا کی مستقل محبت کو پوری طرح سے سمجھا۔

میرا گھرانہ مقامی پیش کی خدمت گزاری میں وفادار تھا اور فادر گرابوسکی میرے گھرانے سے باہر پہلے مردوں میں سے ایک تھے جو میرے ساتھ ایسی باتیں کرتے تھے جو میری زندگی کو متاثر کرنے لگیں۔ وہ دوستانہ اور نرم دل تھا اور اکثر مجھ سے کھیلوں اور موسیقی کے بارے میں بات کرتے تھے جب ہم عبادت کیلئے تیاری کرتے تھے۔ اُس وقت میں ایک آلٹر بوائے تھا۔ میں نے کیتھولک چرچ کی رسومات کو برقرار رکھتے ہوئے خُدا کے لیے تکریم محسوس کرنے کا لطف اٹھایا اور میں چرچ کی روایات کا گہرا احترام کرتا تھا۔

ہمارا گھر ۱۹۶۰ کی دہائی میں ایک روایتی گھر تھا: میرے والد اور والدہ دونوں کام کرتے تھے۔ ہم رات کو ایک ساتھ کھانا کھاتے تھے۔ کھانے کے کمرے کی میز کے چوگرد بیٹھ کر میری ماں کے

پکائے ہوئے کھانے کے سامنے بیٹھتے تھے۔ ایک شکایت کرنے والا بچہ تھا جو اپنے گھرانے میں جڑواں بچوں کے دوسرے سیٹ میں سے ایک تھا۔ چھ بہن بھائیوں میں سے ایک کے طور پر میں جانتا تھا کہ میں کبھی اکیلا نہیں رہوں گا کیونکہ ہم چار لڑکے سب ایک ہی کمرے میں سوتے تھے

میں شرماتا تو نہیں تھا مگر خاموش رہتا تھا۔ مجھے بالغوں کے ساتھ خاموشی سے بیٹھنا اور اُن کی گفتگو سُننا پسند تھا۔ مجھے اپنے آس پاس کے بالغوں کو خوش کرنے میں خوشی محسوس ہوتی اور یہاں تک کہ ایک نوجوان کے طور پر اس گہری سوچ نے مجھے دوسروں کا خیال کرنے والا سکاؤٹس کلب، سکاؤٹ بوائے، اور کمیونٹی سروس کو میرے لیے فطری طور پر موزوں بنادیا۔

میرے بہن بھائیوں اور میں نے کیتھولک اسکول میں تعلیم حاصل کی اور میں نے خُدا کی رضا پوری کر کے اور دوسروں سے اسی طرح محبت کر کے خُدا کی تعظیم کرنا سیکھا۔ جس طرح وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ میرے دل کا گیت بزرگ فرانسس کی دُعا تھی: ”اے خُداوند مجھے امن کا آلہ بنائیں“۔ دس احکام اور فیڈرل آف دی روف میری پسندیدہ فلمیں تھیں۔ ان دونوں فلموں نے مجھے اپنی زندگی میں خُدا اور اپنے گھرانے کی اہمیت کا احساس دلایا۔

خُدا کے ساتھ گہرے رشتے کا بیج میرے چچا جارج نے بویا۔ وہ ایک خُدا خوف شخصیت تھے اور بڑی خاموشی سے مجھ سے یسوع کے ساتھ رشتے کے بارے میں کچھ ذاتی طور پر بات کرتے تھے نہ کہ مذہبی شخص کے طور پر کرتے تھے۔

خدمت کرنے اور اپنے سے بڑی چیزوں کا حصہ بننے کی میری خواہش نے مجھے سکاؤٹس کلب، سکاؤٹس بوائے، سپر چیف مارچنگ بینڈ، پورے ملک کے ڈرامہ کلب، سالانہ کتاب کلب میں شامل ہونے اور پہلی ”تھینک یو کینیڈا کمیٹی“ کا جنہوں نے ۱۹۷۹ میں اپنے امریکی ساتھیوں کو ایران سے نکالنے کے لیے کینیڈا کا شکریہ ادا کرنے کے لیے بنایا گیا تھا۔ ہم نے ایک درخواست

بنائی جسے میں ۱۹۸۰ میں ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں کینیڈا کے سفارت خانہ میں پیش کرنے میں کامیاب رہا۔

ہائی اسکول کے بعد، میں نے نیو جرسی سے کیلیفورنیا کے لیے ٹافٹ کالج میں کراس کنٹری جانے کے لیے روانہ ہوا، اور ٹافٹ کا پہلا لمبی دوڑ کارز بن گیا۔ میں نے طلباء، حکومت، چرچ کوائر، کالج کی دیکھ بھال کے عملے کے ساتھ کام کرنے، قریبی ابتدائی اسکولوں میں کوچنگ، اور مقامی جونیئر ہائی ڈرل ٹیم کو نشان لگانا سکھانے کے ذریعے دوسروں کی خدمت جاری رکھی۔

میری کمیونٹی میں کوششوں کو اُس وقت سراہا گیا جب مجھے ۱۹۸۲ میں ٹافٹ چیئر آف کامرس کا ”کو سٹیزن آف دی ایئر“ ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اگرچہ ایوان نے پہلے کبھی دو افراد کو ایوارڈ سے نہیں نوازا تھا، لیکن تین مختلف گروپ کے ووٹ کے نتیجے میں ہر بار برابر ہوا، لہذا میں نے یہ ایوارڈ ”کارلاڈین اہلس“ نامی ایک نوجوان خاتون کے سپرد کیا۔

میرے ایمان نے مجھے خدمت کرنے پر مجبور کیا اور میں نے بغیر کسی تحفظ کے ایسا کیا، جس میں کوئی تعجب کی بات نہیں تھی کیونکہ میں ایک مضبوط ایمان والے گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ میری ماں کے گھرانے نے گارڈنز، میساچوسٹس میں ایک پیرش کی تعمیر کے لیے کیتھولک چرچ کے لیے اپنی زمین عطیہ کی۔ اور میرے دادا دادی اپنے گھر کے بالکل قریب کاہن کے لئے گھر تعمیر کروایا۔ مجھے یقین ہے کہ اُن کے فعال ایمان نے مجھے اپنی زندگی میں خدا کے فضل کا ایک اضافی پیمانہ بخشا۔

جب میں نے ۱۹۸۳ میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے میرین کورپس میں شمولیت اختیار کی تو مجھے معلوم نہیں تھا کہ مجھے اس کی الہی مہربانی کی کتنی زیادہ ضرورت ہوگی۔

باب ۲

نیول فورس

Marine Corps

(تصویر صفحہ نمبر ۴ (اوپر))

نیول فورس (Marine Corps) میں شامل ہونے کے فیصلے پر میری زندگی میں چند لوگوں نے تشویش کا اظہار کیا۔ میرے والدین کو خدشہ تھا کہ شاید میں اتنا بہادر نہیں کہ اپنے لیے کھڑا ہوسکوں۔ اُنہوں نے مجھے ایک ایسے بیٹے کے طور پر دیکھا جو ہمیشہ تعمیل کرتا اور اچھا برتاؤ کرتا رہا۔ ہمارے چرچ کے راہنماؤں میں سے ایک فوجی مخالف تھا اور اُس نے مجھے بتایا کہ اُسے یقین نہیں ہے کہ میں نیول فورس کے لیے کافی مضبوط ہوں۔ چنانچہ جب میں نے اپنا حتمی فیصلہ کیا اور اُسے بتایا کہ میں بھرتی ہونے لگا ہوں تو اُس نے دوستی ختم کر دی۔

میرے عزیز رسل سکاٹ جو نیوی میں تھے اُنہوں نے ویتنام میں باعزت خدمات انجام دیں۔ اُنہوں نے بھی مجھے اپنے شدید تجربہ کی وضاحت کرتے ہوئے بوٹ کیمپ سے متعلق بہت کچھ کہا۔ اس کی میں توقع کر سکتا تھا کہ مجھے ان چیلنجوں کا جواب کیسے دینا چاہیے۔ اُنہوں نے اپنی توضیح ویتنام کے دور کے دوران اپنے بوٹ کیمپ کے تجربے پر مبنی تھی بیان کی۔ جسمانی طور پر وہ جانتے تھے کہ میں بہترین کارکردگی دکھانے کی صلاحیت رکھتا ہوں کیونکہ میں ایک کالج کا ایتھلیٹ رہا ہوں لیکن وہ چاہتے تھے کہ میں ذہنی طور پر تیار ہوں اور مشکل تجربہ سے حیران نہ ہوں۔ خوش قسمتی سے، ۸۰ کی دہائی کا بوٹ کیمپ ویتنام کے دور کے تجربات کے مقابلے میں بہت ہی کم سخت تھا۔

میں نے تیسری بلالین، سپاہ ۳۰۱۵ نومبر ۱۸، ۱۹۸۳ میں شمولیت اختیار کی اور جنوبی کیرولائنا کے

بیوفورٹ کے قریب پیریس کے جزیرے پر بوٹ کیمپ شروع کیا۔ لبنان کے شہر بیروت میں امریکی نیوی کیسپاہیوں کی رہائش گاہ پر بمباری کو ابھی ایک ماہ بھی نہیں ہوا تھا جس میں ۲۳۱ امریکی فوجی اہلکار ہلاک ہوئے تھے۔ جس سے یہ دوسری جنگ عظیم میں آئیو جہا کی جنگ کے بعد امریکی میرین کور کے لیے ایک دن میں ہلاکتوں کی سب سے زیادہ تعداد ہو گئی تھی۔ ہمارے تربیت کرنے والے سربراہان ہر رات کو ہم سے مشرق وسطیٰ میں کشیدگی کے بارے میں بات کرتے اور کہتے ’’ہم جنگ کی تیاری کر رہے ہیں، نوجوانو‘‘۔

کالج کی ڈگری کے سبب سے میرا فرسٹ سکوارڈ لیڈر کے طور پر تقرر کیا گیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ مجھ سے یہ توقع کی جاتی تھی کہ میں نیوی کے سپاہیوں کی تربیت میں مدد کروں گا اور اس اہم ترین مضمون پر سکھاؤں گا۔ اس میں نیول فورس کی سروس میں جانے کیلئے تمام معلومات فراہم کرنا تھا۔ چنانچہ میں نے اس چیلنج کو قبول کر لیا کہ میں اپنے ہم خدمت فوجی ساتھیوں کو سکھانے کی خدمت کروں گا۔ میں نے نیوی میں ہوتے ہوئے بھی خدمت کا موقع حاصل کیا۔

میں کے پادری نے ہفتہ وار چرچ کی خدمات میں میری باقاعدہ حاضری کو دیکھنے کے بعد مجھے پلاٹون لیڈر کے طور پر مقرر کرنے کی درخواست کی۔ اس عہدے کا مطلب یہ تھا کہ میں ہر رات کو نئے بھرتی ہونے والوں کی دُعا میں قیادت کروں۔ میرے اساتذہ اور نئے بھرتی ہونے والوں نے مجھے روحانی راہنما کی حیثیت سے تسلیم کیا۔ جس کی وجہ سے بالآخر مجھے اپنے ایمان کے لیے چیلنج کا سامنا کرنا پڑا۔

ایک دن جو نیئر سربراہ تربیت سٹنڈرٹ بان استعمال کرتے ہوئے ایک بھرتی شدہ شخص کو احکام پر عمل نہ کرنے پر ’ڈاگ آؤٹ‘ کر رہا تھا۔ میں کے پادری، ایک نیوی لیفٹیننٹ، اُسی لمحہ اندر آیا اور جو نیئر

سربراہ تربیت سے کہا، ’’یہ کتاب مقدس اسکاٹ کو تربیت کرنے کے لیے ہے، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو اس سے زیادہ ضرورت ہے۔‘‘ چنانچہ اُس نے تربیت دینے والے کو کتاب مقدس دے دی۔

اس رات حفظانِ صحت کے معائنہ کے دوران، سینئر سربراہ تربیت میرے پاس آئے اور میرے چہرے پر کتاب مقدس لہراتے ہوئے پوچھا کہ کیا میں اس کی وجہ بتا سکتا ہوں۔ میں نے فوری طور پر جواب دیا، ’’Request mast to a Higher Power‘‘، جس کا مطلب ہے فوجی سلسلہ کمان میں اعلیٰ اختیار سے بات کریں۔ سینئر سربراہ تربیت فوری اور درست جواب سے حیران رہ گئے۔ پھر اُس نے مجھے کتاب واپس کر دی اور اپنے دفتر واپس چلا گیا۔

واقعہ یہاں ہی ختم نہیں ہوا۔ اگلے دن Pugil Sticks Combat Training تھی جو عام طور پر ایک ایک کر کے اپنی رائفل سے لڑنے کی تقلید کرتی ہے۔ اسی جو نیئر سربراہ تربیت نے، جس نے ایک دن پہلے میری کتاب مقدس لی تھی، میرے لیے دوسرے منصوبے بنائے تھے۔ اُس نے مجھے ایک کے بجائے دوسرے پلاٹونوں سے دو marine سے لڑنے کے لیے منتخب کیا۔ میں نے دونوں نئے سپاہیوں کی طرف دیکھا اور فوراً اُخدا سے فضل کی دُعا کی۔ سیٹی بجتے ہی لڑائی شروع ہو گئی۔ میں نے سیٹی کی آواز سنی اور اُن پر حملہ کر دیا اس سے پہلے کہ وہ حملہ کرتے اُن دونوں کو نیچے گرا دیا۔ مسئلہ صرف ایک تھا۔ میں نے جو سیٹی کی آواز سنی وہ میرے پیچھے میچ کے لیے تھے۔ شکر ہے، مجھے اپنی غلط شروعات کے لیے نا اہل قرار دے دیا گیا، اور ایک بہت بڑے marine سے لڑنے سے بچ گیا جسے میں نے اپنے حریف کو شدید جسمانی نقصان پہنچاتے ہوئے دیکھا۔ اگرچہ میں عام طور پر کسی بھی چیز کے لیے نا اہل ہونے سے خوش نہیں ہوتا، اس معاملے میں، میں نے اسے خدا کے رحم کی ایک مثال کے طور پر دیکھا تا کہ مجھے نقصان سے بچایا جاسکے۔

میری High Armed Services Vocational Aptitude Battery (اے ایس وی اے بی) ٹیسٹ کے اسکور کا مطلب تھا کہ میں نے صرف اپنے بٹالین کمانڈر کی منظوری کے ساتھ Enlisted Bootcamp سے Officer Candidate (School) اویس ایس (جانے کے لیے اس کی توقع کی، جو اُس وقت ایک عام معیار تھا۔ بوٹ کیمپ سے گریجویشن سے ٹھیک پہلے، میں نے اس امکان پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے بٹالین کمانڈر سے ملاقات کی۔

ہماری بات چیت میرے جسمانی فٹنس ٹیسٹ کے اسکور کے ارد گرد مرکوز تھی۔ میں نے ۳۰۰ میں سے ۲۹۵ نمبر حاصل کیے۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ میں پورے ۳۰۰ اسکور کرنے میں کیوں ناکام رہا۔ میں نے وضاحت کی کہ میرا اسکور ۲۹۵ تھا لیکن پسینے کی وجہ سے میرا ہاتھ بار بار پھسل رہا تھا۔ میں نے اُسے بتایا کہ میں اپنے چچا کی طرف سے بوٹ کیمپ کے لیے تیار کیا گیا تھا جو ایک وارئٹ آفیسر تھا، ایک ایسا عہدہ جس کا احترام درج شدہ اور کمیشنڈ افسران دونوں کرتے ہیں کیونکہ ایک وارئٹ آفسر کمیشنڈ آفسر بننے کے لیے درج کردہ صفوں سے گزرتا ہے، جس سے اُس کی جسمانی اور فکری صلاحیتوں کا ثابت ہونا ہے۔

میں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے ہمیشہ تجربے سے رہنمائی کی ہے نہ کہ صرف اپنے عہدے کی وجہ سے احکامات پر چیخ و پکار کرنے کے ذریعے۔ میرے اس بیان نے اُسے غصہ دلا دیا۔ بٹالین کمانڈر نے کہا کہ مجھے اپنے بیان کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے میرین کور میں مزید وقت درکار ہے، جس کا مطلب تھا کہ میں OCS میں شرکت نہیں کروں گا۔ میں نے صرف جواب دیا، ”شکریہ جناب۔ جیسا میں نے منصوبہ بنایا تھا۔“

چونکہ مجھے جنوبی کیرولائنا کے بیونورٹ کے قریب پیرلیس جزیرے میں تربیت دی گئی تھی، اس لیے عام رواج یہ تھا کہ مشرقی ساحل کے بیس پر تعینات ہونے کا حکم موصول کیا جائے۔ لیکن جب مجھے

سان ڈیاگو، کیلیفورنیا کے قریب کیمپ پینڈلٹن کے احکامات موصول ہوئے تو خُدا نے مجھ پر ایک بار پھر رحم کیا۔ اس تبدیلی نے میرے لئے ٹافٹ، کارلا ڈین اہلس سے اُس سال میری پیاری شریک شہری سے بیاہر چانا آسان کر دیا۔

جب میری پہلی بار ڈین سے کالج میں ملاقات ہوئی تو اُس کے ہلکے بھورے بالوں، بھوری آنکھوں اور خوبصورت مسکراہٹ نے میرے دل کو جیت لیا۔ لیکن میں اُس وقت اُس کے کمرہ میں رہنے والی سہیلیوں سے ملا کرتا تھا۔ تب تک ہم سماجی نہیں ہوئے تھے اور جب گریجویشن کا وقت آیا تو طلباء سے کہا گیا کہ وہ ڈین اور میرے درمیان ابتدائی اسپیکر کے لیے ووٹ دیں۔ اس بار کوئی قرصہ وغیرہ نہیں ڈالا گیا۔ تاہم ڈین نے ہمارے شروع میں ایک دل دہلا دینے والی تقریر کی۔

ہماری پہلی ملاقات ایک گریجویشن پارٹی اور اسٹریٹ لائٹ کے نیچے ایک جادوئی بوسہ پر مشتمل تھی۔ کچھ ہی دیر بعد جب وہ جا رہی تھی تو ایک کار نے اس کی خود کار سائیکل کو ٹکرا مار دی جسے وہ آمد و رفت کے واحد ذریعہ کے طور پر استعمال کرتی تھی۔ ہمارا ایک دوسرے سے ملنا موقوف ہو گیا۔ چنانچہ میں نیوجرسی میں طویل قیام کے لیے جانے سے پہلے اُسے دوبارہ دیکھنا چاہتا تھا۔ ہم دونوں نے ایک گہرا تعلق محسوس کیا جس کی ہم وضاحت نہیں کر سکتے تھے۔ میں نے اُس سے کہا کہ میں ایک سال کے اندر واپس آؤں گا۔

تین سو چوتھ دن بعد، میں بیکرز فیلڈ واپس آیا اور باہمی دوستوں کے ذریعے اُس کا سراغ لگایا۔ میں نے اُسے فون بھی کیا اور پوچھا کہ آپ مجھ سے ملنا چاہتی ہیں۔ اُس نے ہاں کہہ دی اور میں نے بوٹ کیمپ میں داخل ہونے سے ٹھیک پہلے اسے شادی کی پیشکش کی۔ کیمپ پینڈلٹن میں تعینات ہونے کے بعد ہم شادی کے رشتے میں بند گئے۔

ڈین اور میں خُدا پر پختہ یقین رکھتے تھے، حالانکہ میں کیتھولک تھا، اور وہ ہپسٹ تھی۔ ٹافٹ کالج کے مونسیور براؤن کاہن نے ہمارے پہلی شادی کی جس میں ہم دو مختلف پس منظر سے تھے۔ انہوں

نے ۲۴ اگست ۱۹۸۴ کو بیکرز فیلڈ، کیلیفورنیا میں ہماری لیڈی آف پریچپٹکل ہیلتھ میں ہماری تقریب کا انعقاد کیا۔

۱۹۸۴ کے موسم بہار میں ایک دن ایک فوجی ساتھی اور میرے درمیان ایمان کے بارے میں بات چیت ہوئی۔ اُس وقت ہم ہفتے کے آخر میں چھٹی کے لیے تیار ہو رہے تھے۔ تو ہم اپنے دستے سے گھرے ہوئے تھے اور ہم دونوں نے اپنا باہمی احترام برقرار رکھتے ہوئے جب میں نے کیتھولک مذہب کے اصولوں پر بات کی اور اُس نے اپنے پینٹسٹ ایمان کے اصولوں پر بات کی۔ اگرچہ یہ کئی سالوں کا احترام تھا جو میں نے ڈین کے لیے رکھا تھا اور میں خدا سے مزید بہت کچھ حاصل کرنے کے لیے تیار تھا۔ اُس رات اپنے پلنگمیں لیٹ کر، میں نے خدا سے دعا کی کہ وہ مجھے اپنی روح القدس سے مکمل طور پر بھر دے اور مجھے اپنی مرضی کے عین مطابق قبول فرمائے۔

خدا کے فضل میں الہی تحفظ شامل تھا جو نیول فورس کے سارے عرصہ کے دوران مجھے ملتا رہا۔ مجھے ۱۹۸۵ میں آپریشن برائٹ اسٹار میں مختلف ممالک سے خدمات سرانجام دینے والوں کے ساتھ ایک تربیت کیلئے مجھے مصر بھیجا گیا۔ آپریشن برائٹ اسٹار ایک مشترکہ کثیرالجہتی، کثیر قومی فوجی مشق تھی جو مصر میں ہر دو سال بعد منعقد ہوتی تھی۔ یہ عام طور پر ریاستہائے متحدہ امریکہ اور مصری فوجی دستوں کی قیادت میں مشترکہ تربیتی مشقوں کا ایک سلسلہ ہے۔

برائٹ اسٹار کو مصری مسلح افواج اور ریاستہائے متحدہ کی مرکزی کمان کے درمیان تعلقات کو مستحکم کرنے کے ساتھ ساتھ جنگ کی صورت میں مشرق وسطیٰ میں اپنے اتحادیوں کو تقویت دینے کے لیے امریکیوں کی صلاحیت کو ظاہر کرنے اور بڑھانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہ تعیناتیاں عام طور پر قارہ کے مغربی ایئر بیس پر مرکوز ہوتی تھیں۔

مجھے لیبیا کی سرحد سے ۲۵ میل اور مغربی قارہ ایئر بیس سے ۱۲۵ میل کے فاصلے پر الحما میں دو فیلڈ ایکسچینج قائم کرنے کا کام سونپا گیا تھا۔ اُس پوزیشن میں، ایک ساتھی میرین اور مجھے تبادلے

کے کارگو کی فراہمی کو صرف ہماری عقل سے مسلح کر کے الحما منتقل کرنا تھا۔ تاہم ایک ساتھ، ہم نے مصر بھر میں بغیر کسی رائفل، بغیر کسی مترجم کے، اور ایک مصری عام ڈرائیور کے ساتھ سفر کیا جو انگریزی میں صرف دو جملے جانتا تھا: کوکا کولا اور مائیکل جیکسن۔

قارہ اور الحما کے درمیان تقریباً آدھے راستے پر، ہم ایک فوجی چیک پوسٹ تک پہنچے، اور ڈرائیور ٹرک کو سٹارٹ ہی چھوڑ گیا تاکہ اپنی دستاویزات دکھائے۔ چنانچہ ایک مصری سپاہی نے ٹرک کا دروازہ کھولا اور انجن بند کر دیا۔ میرے ساتھی میرین اور میں نے اُسے روکنے اور یہ بتانے کے لیے ہاتھ کے اشارے استعمال کرنے کی کوشش کی اگر ٹرک بند ہو گیا تو پھر دھکا لگائے بغیر اور بغیر کسی دوسرے گاڑی کے ساتھ سٹارٹ کرنے کے بغیر نہیں چلے ہوگا۔ حیران ہو کر مصری سپاہی نے اپنی AK47 رائفل کے ذریعہ میری طرف اشارہ کیا اور ہم نے فوری طور پر اسے جو کر رہا تھا کرنے کا اشارہ کیا۔ لہذا اُس نے انجن بند کر دیا۔ چنانچہ ہم ایک گھنٹے تک سڑک کے کنارے بیٹھے رہے اور ڈرائیور دوسرے ٹرک کے ذریعہ ٹرک کو دوبارہ سٹارٹ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

الحما میں کامیابی سے دو فیلڈ تبدیل کرنے کے بعد، مجھے مغربی قارہ ایئر بیس پر میرین کورایئر ونگ کے لیے فیلڈ تبدیل کرنیکا کام سونپا گیا۔ وہاں پر ہی میں نے ایک کہاوت سیکھی جس کا بعد میں میری زندگی پر بڑا گہرا اثر ہوا کہ

No man is too big to pick up anothers mans foreign

object or debris.

جس کے معنی یہ تھے کہ ”کسی ہوائی جہاز کے گرانے کے لیے محض ایک چھوٹی سی گولی یا کوئی چیز ہی انجن میں چلی جانا کافی ہے۔“

اس مقام کے تبادلے کے افسر کے طور پر، مجھے تمام سامان کے ساتھ کنٹینر کے ساتھ ایک خیمہ میں بند کر دیا گیا۔ کارپورل کے لیے افسران کے ساتھ بھائی چارہ کرنا غیر معمولی بات تھی، لیکن چونکہ

مجھے بتا دے کی نگرانی کے لیے مقرر کیا گیا تھا، اس لیے میں اس سے مستثنیٰ ہو گیا۔

تمام اشیاء مقررہ وقت سے پہلے فروخت کرنے کے بعد، میں نے اپنے نقل و حمل کا انتظار کیا کہ مجھے قائرہ لایا جائے، جہاں میں اپنے ساتھی مرینز کے ساتھ گھر واپس جانے کے لیے ہوائی جہاز میں سوار ہوتا۔ آپریشن کے آخری دنوں میں جنرل کا ہیلی کاپٹر پیسپر اڑتا ہوا دیکھا۔ افسر کے خیمے میں میں نے ایک کپتان سے مذاق کرتے ہوئے کہا، ”ارے، جنرل سے پوچھیں کہ کیا میں اس کے ساتھ سواری کر کے قائرہ جاسکتا ہوں؟“ یہ بیان مزاحیہ تھا کیونکہ ایک کارپورل کے لیے جنرل سے لفٹ مانگنا مضحکہ خیز لگتا تھا۔ تاہم وہ مجھ سے ۱۲ رینک بڑا تھا۔

میں عام طور پر احاطے کے دوسری طرف پچاما، ٹی شرٹ اور سینڈل پہن کر چہل قدمی کر رہا تھا۔ جب میں نے اسپیکرز پر اپنا نام نشر ہوتے سنا۔ ”کارپورل سکاٹ، آپ افسر کے خیمے میں جاؤ۔“ میں خیمہ کی طرف بھاگا اور دیکھا کہ تین کپتان جلدی سے میرا سامان پیک کر رہے ہیں۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو انہوں نے مجھے مناسب کپڑے پہننے کو کہا۔ جس کیپٹن سے میں نے جنرل سے لفٹ مانگنے کے لیے مذاق کیا تھا، اُس نے صرف اتنا کہا کہ، ”آپ کو وہ مل گیا جو آپ نے مانگا تھا۔“

مجھے جنرل سے ملنے کے لیے اُن کے عملے کے ذریعے باہر لے جایا گیا، جنہوں نے کہا کہ وہ مجھے لفٹ فراہم کر کے خوش ہوں گے۔ میں نے کرنل اور لیفٹیننٹ کرنلز کو صرف اُس وقت دیکھا تھا جب اُن کے اہلکاروں نے ہیلی کاپٹر کے دروازے کھولے۔ ”جب ہم اڑنے لگے تو کیا آپ لوگوں کو کارپورل کا سامان پکڑنے میں کوئی اعتراض تو نہیں ہوگا؟“ جو ویل جنرل نے پوچھا۔ تاہم ہیلی کاپٹر کے باہر تعینات مشین گنز کے ساتھ، مجھے محفوظ طریقہ سے باندھ دیا گیا۔

جیسے ہی ہوا میرے چہرے کو زور سے لگی، تو میں اندر سے مسکرا دیا کیونکہ میں کبھی تصور بھی نہیں کر

سکتا تھا کہ مجھے ایک جنرل کے ساتھ پرواز کرنے کا موقع ملے گا، جب کہ کرنلز اور لیفٹیننٹ کرنلز نے میرا بیگ پکڑا ہوا تھا۔ مصر کے ذریعہ پرواز کرتے ہوئے، میں نے عظیم دریائے نیل اور عظیم اہرام کو دیکھنے کے لیے نیچے دیکھا۔ میرا جسم ہیلی کاپٹر کے ہر موڑ کے ساتھ ہم آہنگی سے حرکت کرتا تھا، اور میں نے اُس آپریشن کے دوران خدا کے رحم اور تحفظ کے لیے اُس کا شکریہ ادا کیا۔ چنانچہ مصر میں ایک مہینہ گزارنے سے مجھے اپنے ملک کے لیے گہرے طور پر شکریہ ادا کرنے کا موقع ملا۔ میں اس بیان کو بہتر طور پر سمجھتا ہوں، ”امریکہ میں رہنے والا خوش نصیب ہے۔“

آپریشن برائٹ اسٹار کے دوران اپنے فرائض کی کامیاب تکمیل پر، مجھے کیلیفورنیا کے بارسٹو میں یو ایس ایم سی اڈے پر منتقل کر دیا گیا، جہاں مجھے بارسٹو میں ایکسچینج چیف کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ مجھے ایک لاجسٹک سپورٹ یونٹ (ایل ایس یو) میں تفویض کیا گیا تھا جس کے لیے ٹاپ سیکرٹ کلیئرنس، مزید جنگی تربیت، اور کلاس اے کمرشل ڈرائیونگ لائسنس حاصل کرنے کی ضرورت تھی۔ انٹرویو کے عمل کے دوران، بیس کمانڈنگ جنرل کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے، مجھ سے بوٹ کیمپ میں مذہبی راہنما کے طور پر اپنے تجربہ کی وجہ سے پوچھا گیا کہ کیا میں یونٹ کے چپلین کے فرائض انجام دے سکتا ہوں؟ میں نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے جواب دیا، ”جی ہاں جناب۔“ یہ میرے لیے اعزاز میری نیول فورس کی حیثیت سے میری زندگی میں خدا کے رحم کا تسلسل تھا۔

ہم نے یونٹ کے ساتھ اپنے وقت کے دوران دو اموات کا تجربہ کیا، جس کے لیے میں نے خدا سے دعا کی کہ وہ ہماری یونٹ کے مردوں کی مدد فرمائے۔ مجھے اہل خانہ اور اپنے ساتھی بحری فوجیوں کے لیے دعا کرنے کے لیے کہا گیا اور میں نے اُن کی آخری رسومات میں اپنے یونٹ کی نمائندگی کی۔

ایل ایس یو میں میرے پسندیدہ میرینز میں سے ایک اسٹاف سارجنٹ سفانا تھا، جو ایک بہت ہی

راست جزو راہنما تھا جس نے مجھے سکھایا کہ (۱۔ اپنا اگلا عہدہ حاصل کرنے کے لیے، آپ کو ایسا کام کرنا اور عمل کرنا چاہیے جیسے آپ پہلے سے ہی اس کے مالک ہیں اور (۲۔ قیادت میں اگر آپ معیار کو برقرار رکھنے کے ساتھ سخت اور راست آغاز کرتے ہیں تو، لوگ آپ کا احترام کرتے ہیں۔ اگر آپ آسانی سے راہنمائی کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تو لوگ آپ کا استعمال کریں گے اور آپ کے ارد گرد گھومنے کی کوشش کریں گے۔ ایک راہنما کے طور پر انسانی فطرت کو سمجھنا آپ کی ذمہ داری ہے۔

میرے معیار کے ایک کمرشل ڈرائیونگ لائسنس نے مجھے اپنے چرچ کے بچوں کی وزارت کے لیے بارسٹو میں چرچ کی بس چلانے کا موقع فراہم کیا۔ ہماری سب سے بڑی بیٹی، لنڈسے، ہر اتوار کو میرے ساتھ کمیونٹی کے بچوں کو لینے اور انہیں چرچ لانے کے لیے سواری کرتی، جہاں ہم ڈین اور اپنی چھوٹی بیٹی ایشلے کے ساتھ شامل ہوتے۔ لنڈسے ایک مہربان اور شائستہ بچہ تھا، جو آسانی سے نئے بچوں سے دوستی کرنے کے قابل تھا، جس سے وہ پہلی بار بس میں سوار ہوتے ہوئے اُن کا استقبال کرتے تھے۔

میں نے اپنی مہارتوں اور قابلیتوں کا بہترین استعمال جاری رکھا تا کہ خُدا اور اپنے ملک کی خدمت کر سکوں۔ خُدا نے ثابت کیا کہ اُس نے میری مدد کی ہے۔ اور اُس نے مجھے منفی حالات میں بھی اپنا رحم ظاہر کیا۔ مجھے ایک اسٹنٹ مقرر کیا گیا تھا تا کہ میں تبدیلیاں کرواؤں۔ تاہم وہ ہفتہ وار چھٹی کے بعد واپسی پر ڈرگ ٹیسٹ میں مثبت آیا، جس کا مطلب یہ تھا کہ اُسے کورٹ مارشل کیا گیا اور اُسے ممکنہ طور پر قید اور بے عزتی کے ساتھ نکلنے کی سزا مل سکتی تھی۔ میرین کوری اقدار جیسے عزت، بہادری اور عزم کی بجائے، اُس نے مجھ پر یہ غلط الزام لگایا کہ میں نے اپنے آپکھینچ کی چھوٹی مشینوں سے پیسے چوری کیے تا کہ وہ اپنی غلطی کی سزا کم کروانے کے لیے کسی قسم کا دباؤ پیدا کر سکے۔

اسٹاف جج ایڈوکیٹ نے ملٹری پالیسی (ایم پی) پر تحقیق کرنے کا الزام لگا دیا۔ ایم پی نے بہت کم تحقیق کرنے کا انتخاب کیا اور اُس کے بجائے مجھے ایک جرم کا الزام لگا دیا۔ مجھے کمانڈنگ آفیسر کے دفتر بلایا گیا تا کہ میں اُس بے بنیاد ”جرم“ کے لئے اپنی فوجی سزا کے دفاتر کے اوقات کے بارے میں بات کر سکوں۔ بجائے اس کے کہ میں اُس چیز کی سزا قبول کروں جو میں نے نہیں کی اور اپنے خُدا کے بندہ کے طور پر اپنی شہرت خراب کروں، میں نے دفاتر کے اوقات کو مسترد کر دیا اور رسمی کورٹ مارشل کی درخواست کی۔ میں نے اپنے پادری کو فون کیا اور دُعا کی درخواست کی۔ مجھے اُن جھوٹے الزامات کو سنبھالنے کے لئے حکمت کی ضرورت تھی۔ خُدا نے مجھے ایل ایس یو اسپیشل آپریشنز یونٹ کا حصہ بنا کر بہترین ممکنہ مقام پر پہلے سے ہی رکھ دیا تھا۔ میں صرف بیس کے کمانڈنگ جنرل کا جوابدہ ہوتا۔ اگرچہ میں اسپیشل آپریشنز میں نہیں ہوتا، تو مجھے کم درجے کے یونٹ کمانڈر کا جواب دینا پڑتا۔

میں نے ایل ایس یو کے کمانڈنگ آفیسر سے رابطہ کیا اور جھوٹے الزامات اور زیر غور الزامات کی وضاحت کی۔ ۲۴ گھنٹوں کے اندر، میرے خلاف تمام الزامات خارج کر دیے گئے اور یہ سامنے آیا کہ آپکھینچ مشینوں میں صرف میرے اسٹنٹ کے انگلیوں کے نشانات تھے۔ اُس وقت میں صرف دُعا ہی کر سکتا تھا، اور خُدا نے میرے حق میں لوگوں کو مجبور کیا۔

بحری فوج کی سٹاف جج ایڈوکیٹ نے مجھے اپنے معاون کے کورٹ مارشل مقدمے میں استغاثہ کے لیے گواہ بنایا۔ دفاعی وکیل نے مقدمے کے آغاز سے پہلے میرے حلف نامہ کے دوران میرے ایمان کے بارے میں تبصرہ کیا۔ کورٹ مارشل کے دوران، دفاع نے میری گواہی کو فوجی جج کے سامنے میرے ایمان کی بنیاد پر نظر انداز کرنے کی کوشش کی اور کہا کہ میں ”مدہبی جنونی“ ہوں۔ جج نے فوراً انہیں روک دیا۔ میں نے بس یہ جواب دیا کہ، ”میں ایک مسیحی ہوں۔“ تاہم میرے معاون کو مجرم قرار دیا گیا، وہ فوجی جیل میں قید کاٹا رہا، اور بحری فوج سے بے عزتی کے ساتھ نکالا

گیا۔

خُدا کا فضل میری نیول فورس کی خدمت کے دوران میری زندگی میں ایمان کے کردار کو مزید مضبوط کرتا رہا۔ بارسٹو میں اپنے وقت کے دوران مجھے ایک اور اعلیٰ سطح کی سیکورٹی اور قیادت کا تجربہ ہوا۔ یہ میرا بحری فوج میں تجربہ تھا جس نے مجھے مکمل طور پر سمجھایا کہ جب خُدا کا کردار میری زندگی میں زیادہ واضح ہوتا ہے تو میں خُدا پر زیادہ بھروسہ کر سکتا ہوں کہ وہ میری زندگی میں دوسروں کو اپنی حفاظت اور فضل فراہم کرنے کے لئے رکھے گا۔ میں نے بحری فوج کے نعرے لگائے کہ: سیمپیر فائینڈلز/ ہمیشہ وفادار کو زندہ رکھے۔

میں نے نومبر ۱۹۸۷ء تک بحری فوج میں خدمات سرانجام دیں۔ اپنی بھرتی کے اختتام پر، میں نے کوائٹیکو، ورجینیا میں نیو ایس ایم سی ہیڈ کوارٹر سے تمام میرین کورائیکسچر کے کمانڈنگ آفیسر سے ملاقات کی۔ اُنہوں نے میری خدمات کے اختتام پر مجھے ایک شاندار خراج تحسین پیش کیا، اور کہا کہ ”سر جینٹ اسکاٹ آپ کی کاروباری مہارت کی بنا پر آپ کو ایکسچینج سروس میں تعینات کیا گیا ہے، اور آپ کی قیادت کی مہارت کی بنا پر آپ پیادہ فوج میں ہیں۔“ میں لاجسٹک سپورٹ یونٹ میں اپنی خدمات میں کامیابی کا نیوی میڈل حاصل کرنے والوں میں سے پہلا تھا۔

خُدا نے میری مسیحی خصوصیات اور کاروباری و قیادت کی مہارتوں کو مضبوط کرنے کے لئے میرین کور کا استعمال کیا۔ میں دُعا کرنا نہیں بھولا جو بُنیادی تربیت کے دوران میرے سینئر سربراہ تربیت اُستاد اسٹاف سارجنٹ گراہم نے ہماری پوری پلٹون کے اُوپر کی۔ ”اگر آپ کسی دوسرے کے لئے اپنی زندگی قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو آپ کی زندگی کی قیمت کیا ہے؟“ چنانچہ میں اُس وقت یہ نہیں جانتا تھا، لیکن خُدا نے مجھے میری زندگی کی سب سے مشکل لڑائی کے لئے تیار کرنے کے لئے نیوی فورس کا استعمال کیا۔ **تصویر صفحہ نمبر ۹**

باب ۳

مضبوط ایمان اور خُدا کا ہاتھ

ایلیس میرے کان میں سرگوشی کرتا، کہ ”تم طوفان کا مقابلہ کرنے کیلئے مضبوط نہیں ہو،“ لیکن آج میں اُس کے کان میں سرگوشی کرتا اور کہتا ہوں کہ ”میں طوفان ہوں۔“

ڈین اور میں نے بیکرز فیلڈ، کیلیفورنیا میں رہائش پذیر ہوئے جب میں نے اپنی ٹریننگ کے بعد بحریہ کی سروس مکمل کی۔ بیکرز فیلڈ سان جوئین وادی میں واقع ہے، اور یہ کیلیفورنیا میں زراعت اور توانائی کی پیداوار کے لیے اہم ہے۔ یہ ملک کے موسیقی طرز ”بیکرز فیلڈ آواز“ کا جنم لینے والا مقام سے بھی جانا جاتا ہے۔ ہمارے گھرانے نے Kern Christian Center جانا شروع کیا، جس کی قیادت ایک ساتھی میرین Billy Rash کرتا تھا۔ میرین کور کی رفاقت کا اصول یہ تھا کہ ایک ساتھی میرین ہمیشہ آپ کا ساتھ دے گا اور وہ آپ کو کبھی پیچھے نہیں چھوڑے گا۔ وہ مجھے سمجھتا تھا اور میں اُسے سمجھتا تھا۔ اُس کی شخصیت سادگی پر مبنی تھی اور میں اُس کے قدامت پسند، روایتی نظریات سے جڑا ہوا تھا۔

میں نے ایک انشورنس سیلز مین کے طور پر ملازمت حاصل کی اور ہم نے ڈین کے کچھ دوستوں سے ایک چھوٹا سا، دو بیڈروم کا پارٹمنٹ کرایے پر لیا۔ میں اُس سُرخ پک اپ ٹرک کو چلانا جاری رکھا جو میں نے میرین کور میں رہتے ہوئے خریدا تھا اور ڈین نے ایک Oldsmobile Cutlass۔ ہمارے پاس زیادہ مادی چیزیں نہیں تھیں، لیکن ہم ایک دوسرے کے لئے تھے، جو میرے لیے سب کچھ تھا۔ چنانچہ میری سالانہ \$22,000 تنخواہ پر گزارہ کیا جبکہ ڈین بیٹیوں کے ساتھ گھر میں رہتی تھی۔ وقت مشکل تھا، لیکن ہماری خوشحال زندگی کی اُمید برقرار رہی۔

میں Kern Christian Center کے ساتھ پورے طور پر مشغول ہو گیا، بطور نقیب، مردوں کی خدمت کے ساتھ کام کرتے ہوئے، اور گیت گاتے ہوئے۔ KCC نے مجھے نئے عمارت کی تعمیر میں مدد کرنے کا پہلا موقع فراہم کیا، جس سے میں بہت شادمان ہوا۔ میں ایک پادری کے ذریعہ جیل میں خدمت میں بھی مشغول رہا، جس کا نام Howe Steinhart تھا، جس کی خدمت کیلیفورنیا یوتھ اتھارٹی جیل کے نظام پر مرکوز تھی۔ پادری Steinhart، خود، متعدد بار قید میں رہے، لیکن انہوں نے اپنی زندگی کو درست کیا اور اب قیدیوں کو خدا کی محبت اور رحم کی منادی کے ساتھ اُمید دلانے کے لئے بے حد محنت کر رہے تھے۔ مجھے پادری Steinhart کا حقیقی اور راست انداز مجھے پسند آیا جب ہم مختلف جیلوں کا سفر کرتے تھے۔ ایک بار، Sacramento Facility Correctional Youth Preston کے قریب پانچ گھنٹوں کی ڈرائیو کے دوران، ہم David Wilkerson's کا ”مضبوط ایمان“ پر کلام سُن رہے تھے۔ یہ جملہ مجھ میں سما گیا کیونکہ اُس کے اہم نکات میں سے ایک یہ تھا کہ خدا کے کلام کو ایسے پکڑے رکھنا جیسے ایک جانور گوشت اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوتا ہے۔

جارحانہ ذہنیت ایک خواب میں ظاہر ہوئی جہاں میں شیطان کے ساتھ اپنی جان کے لیے لڑ رہا تھا۔ یہ میرے لیے ایک حقیقی جسمانی لڑائی کی طرح محسوس ہوا، جیسا کہ میں نے میرین کور میں ہاتھوں کی لڑائی سیکھی تھی۔ شیطان اور میں ایک دوسرے پر گھونسے، لاتیں مارتے، اور کمرے میں ایک دوسرے کو پھینکنے کی کوشش کرتے رہے تاکہ ایک دوسرے کو مار سکیں۔ تاہم خواب کا ایک اہم لمحہ اُس وقت آیا جب شیطان اور میں ایک دوسرے کی گردن کو پکڑے ہوئے تھے۔ شیطان ہنسانے لگا، کوشش کرتے ہوئے کہ مجھے ڈرائے۔ لیکن، خوف میں سہم جانے اور اُسے جیتنے کی اجازت دینے کے بجائے، میں نے یاد کیا کہ شیطان میرے دل اور رُوح کو تباہ کرنا چاہتا تھا، اور مجھے اور میرے ایمان کو بھی۔ میں نے اپنے اندر کی تمام طاقت کو جمع کیا، اور اپنے ایمان کو مضبوطی سے پکڑے رکھا،

اور شیطان کے سینے پر گھونسہ مارا، میرا ہاتھ اُس کے جسم میں سے گزر گیا۔ میں نے اُس کا دل نکال لیا، اور اُسے زمین پر پٹک دیا، اور اُس پر پاؤں رکھ دیا۔ چنانچہ ہمیں نے اپنا پکڑ چھوڑ دیا اور دیکھا کہ شیطان زمین پر گر گیا۔

جب میں نے انتظامیہ میں واپس جانے اور انشورنس کی فروخت کی مدت پوری کرنے کا فیصلہ کیا تو میں نے Olive Garden کے - امریکی کھانے کی مخصوص American Casual Dining Restaurant Chain کے ایک منیجر کے طور پر اپنے کام میں اپنے ایمان کو زندہ رکھا۔ مجھے اپنا کام پسند تھا اور اُس کی وجہ سے مجھے دوسروں کی خدمت کرنے کا موقع ملا۔ مجھے خاص طور پر اتوار کے دن کام کرنا پسند تھا، کیونکہ مجھے دن بھر اپنے چرچ کے بہت رفیقوں سے ملنے کا موقع ملتا تھا۔

اتوار، ۷ جون، ۱۹۹۲ء، دوسرے اتوار کے کام کے دن کی طرح شروع ہوا۔ لیکن جب میں نے دروازہ کھینچا، تو میں نے اپنے دائیں پیٹ کے حصہ میں کچھ درد محسوس کیا۔ اپنے کھانے کے وقت کے دوران، درد بڑھتا گیا، اور، میرے ملازمین کے مطابق، میرے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا۔ یہ اُس سے مختلف تھا جو میں نے دو ہفتے پہلے food poisoning کے طور پر محسوس کیا تھا۔ اُس وقت مجھے پیٹ میں درد اور بخار تھا، اور یہ واقعی میں سب سے بدترین احساس تھا جو میں نے کبھی محسوس نہیں کیا۔ میں نے غیر معمولی طور پر اگلے دن کام سے چھٹی بھی کی۔ لیکن میں اپنے والد کی طرح تھا: میری درد برداشت کرنے کی صلاحیت زیادہ تھی اور میں نزلے کو بستر پر جا کر اور پسینے بہا کر جھیلنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ میں نے اس پر کبھی غور نہیں کیا، یہاں تک کہ اب پیٹ کا درد انتقام کے ساتھ واپس آیا۔

میرے ساتھی منیجر نے مشورہ دیا کہ میں گھر چلا جاؤں قبل اس کے کہ میں کسی اور کو بیمار کر دوں، تاہم میں نے بے دلی سے اُس پر اتفاق کیا۔ اُس نے یہ بھی تجویز دی کہ میری حالت اس قدر خراب ہے

کہ مجھے اپنی بیوی کو بلانا چاہیے کہ وہ مجھے لینے آجائیں، چنانچہ میں جانتا تھا کہ Deann بیٹیوں کے ساتھ مصروف ہے، جو ۹ اور ۶ سال کی ہیں، خوش اور فعال ہیں، لہذا میں نے خود ۱۰ میل کا سفر کر کے گھر پہنچا۔ جب میں وہاں پہنچا، تو یہ Deann کے لیے واضح تھا کہ کچھ سنگین مسئلہ ہے۔

Deann کپڑے تہہ کر رہی تھیں جب میں گھر میں داخل ہوا اور میں اپنے بستر پر گر گیا۔ میں درد میں بستر کو لاتیں مارنے اور مروڑنے لگا۔ فکر مند ہو کر اُس نے پوچھا کہ کیا آپ Emergency Care Center جانا چاہتے ہیں یا ایمرجنسی روم۔ دانت پیستے ہوئے اور پسینے میں بھیگتے ہوئے میں نے ”Emergency Room“ بمشکل کہا۔ Deann فوراً چست ہو گئی۔ اُس نے ہماری بیٹیوں کی دیکھ بھال کرنے کے لئے کسی کو تلاش کیا اور مجھے Mercy Truxtun Hospital's کے ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ میں لے گئی۔

تجربہ کار نرس نے مجھے بتایا کہ میرے متضاد علامات نے مجھے تشخیص کرنے میں ڈرا دیا۔ جب ڈاکٹروں نے میرے پیٹ کے دائیں جانب ایک سخت اُبھارا پایا تو اُنہوں نے یقین سے کہا کہ میرا اپینڈکس پھٹنے کے قریب ہے۔ مجھے ایک سرجن کے ساتھ، جسے میں جانتا تھا، ڈاکٹر Stone کے ساتھ فوری طور پر سرجری کے لیے لے جایا گیا۔

ڈاکٹر Stone نے کچھ ماہ قبل ایک ہرنیا کی بیماری کا علاج کی تھی اور اُس سرجری کے دوران اُنہیں معلوم ہوا کہ مجھے anesthesia کے خلاف ایک شدید ردِ عمل ہوتا ہے جسے Malignant Hyperthermia (MH) کہتے ہیں۔ MH کی علامات میں پٹھوں کا سخت ہونا، زیادہ بخار، اور دل کی دھڑکن تیز ہو جانا شامل ہیں۔ پیچیدگیاں پٹھوں کے ٹوٹنے اور خون میں پوٹاشیم کی زیادتی کی شکل میں ہو سکتی ہیں۔ میں زیادہ تر دوسروں کی طرح ہوں جو MR کے لئے حساس

ہیں: جب anesthesia سے بچا جاتا ہے تو میں عام رہتا تھا۔

میرا عام anesthesia پر منفی ردِ عمل ظاہر کرنے کی عادت کے باعث ڈاکٹر Stone نے میری ایمرجنسی appendectomy کے لیے ریڑھ کی ہڈی کو بلاک کر بلاک کرنے کا فیصلہ کیا۔ جو (MH) Malignant Hyperthermia کو متحرک نہیں کرتا۔ حالانکہ ریڑھ کی ہڈی بلاک صرف تقریباً ۴۵ منٹ تک برقرار رہتی ہے، ایک سادہ appendectomy اُس وقت کے دوران آسانی سے کی جا سکتی ہے۔ بد قسمتی سے، میرے لیے appendectomy عام نہیں تھی۔

ایک بار اندر جانے کے بعد، ڈاکٹر Stone نے پایا کہ میرا Appendix بہت عرصہ پہلے پھٹ چکا تھا۔ جسے میں نے دو ہفتے پہلے خوراک سے زہر (food poisoning) آلودگی سمجھا تھا، حقیقت میں وہ میرا Appendix پھٹنا تھا۔ اُنہوں نے میرے پیٹ میں کالے رنگ کی صفا کو صاف کیا اور میرے اندرونی پیٹ کی دیوار کے گرد سوجی ہوئی جھلیوں کے درمیان ایک مٹھی کے ناپ کا ٹیومر پایا۔ اُنہوں نے ٹیومر نکالا اور ایسا کرنے کے لیے اُنہیں ileocecal valve بھی نکالنا پڑا، جو چھوٹی اور بڑی آنتوں کے درمیان ہوتا ہے، تاکہ ٹیومر کے مقام کے گرد محفوظ فرق حاصل کیا جاسکے۔ اُنہوں نے اپنے کام کو ۹۰ منٹ میں مکمل کیا۔ خدا کے فضل سے، ریڑھ کی ہڈی کا بلاک بھی اُس وقت تک برقرار رہا۔

جب recovery room میں مجھے ہوش آئی تو، ناک سے نکلی ہوئی ایک نالی کی وجہ سے بے آرام محسوس کر رہا تھا، مجھے بتایا گیا کہ میری ایک بڑی گٹھلی نکالی گئی ہے۔ میں نے اپنی والدہ کو نیوجرسی میں فون کیا اور بتایا کہ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ اُنہوں نے ایک گٹھلی نکالی ہے اور میں ٹھیک

ہوں۔ عام طور پر بہت بولتی تھیں، لیکن اُس دن فون پر وہ خاموش تھیں۔ ایک نرس، جو اُس وقت جرسی شور ہسپتال میں نرسنگ ڈویلمنٹ اور تربیت کی سربراہ تھی، نے یہ جان لیا کہ یہ کینسر تھا۔

میری سرجری کے اگلے روز Deann اور میں ہسپتال کی ٹیلی ویژن پر Michael Landon کی Highway to Heaven دیکھ رہے تھے۔ یہ وہ قسط تھی جہاں ایک حاملہ ماں کو کینسر کی تشخیص ہوئی۔ ڈاکٹر Stone اندر آئے اور خبر دی کہ بڑی آنت کے چوتھے درجے کا کینسر ہے۔ وہ جاننا چاہتے تھے کہ میں نے دو ہفتے کیسے گزارے جبکہ میرے اندر gangrene اور peritonitis کی مقدار اتنی زیادہ تھی۔ مجھے دوبارہ خدا کے فضل پر غور کرنے کے لیے رُکنا نہیں پڑا۔ میں نے بس جواب دیا، کہ ”یہ خدا کی طرف سے ہے۔“

ڈاکٹر Stone نے کہا کہ میں ہسپتال سے باہر چہل قدمی کروں، لیکن میرے کینسر کی نوعیت کے سبب سے، جو عام طور پر ۶۰ سال سے زیادہ عمر کے لوگوں میں ظاہر ہوتا ہے، تاہم ہسپتال نے ماہرین کے ساتھ میرے کیس پر بات چیت کرنے کے لیے ایک خصوصی ٹیومر بورڈ کو طلب کیا۔

میرا گھرانہ میری تشخیص کی خبر کو اپنانے میں مصروف عمل تھا، لیکن اور ہمارے پاس وقت نہیں تھا اس سے پہلے ہمیں فیصلہ کرنا تھا، تاہم ہمیں یہ معلوم ہوا کہ Deann کے دادا کو اسی دن ہڈی کے کینسر کی تشخیص ہوئی جس دن میری بڑی آنتوں کے کینسر کی تشخیص ہوئی۔ یہ ایسا تھا جیسے کسی ڈبل بیرل شاٹ گن کے سامنے کھڑے ہوں۔ ہماری بیٹیاں، لنڈسی اور ایشلی، میرے ہسپتال میں قیام کے دوران Deann کے بھائی، Phil کے ساتھ رہیں اور انہیں کچھ دنوں کے لیے مجھ سے ملنے کا موقع نہیں ملا۔ لنڈسی، جو ایک بالغ اور سمجھدار ۹ سالہ بچی تھی، نے سب کی اُدا سی محسوس کرتے ہوئے پوچھا ”کیا آپ سب میرے والد کی موت کی وجہ سے اُداس ہیں؟“ میرے گھر والوں نے

اُسے یقین دلایا کہ میں زندہ ہوں، اُسے عام الفاظ میں بتایا کہ کیا ہو رہا ہے، اور میری بیٹیوں کو میرے پاس لائے۔

ایک بار جب ہمیں یہ سمجھ آ گیا کہ ہم کس چیز کا سامنا کر رہے ہیں تو میں نے اپنی والدہ کو کال کی اور انہیں بتایا کہ سرجن نے کیا وضاحت کی۔ میری والدہ کو نیو یارک کے Cedars-Sinai-Medical Center سے ایک نیا معادن ملا تھا جو اُن کے ساتھ کام کر رہا تھا۔ انہیں معلوم ہوا کہ اُن کے معادن کو آنکولوجی کا تجربہ ہے، تو انہوں نے کہا، ”مجھے ۳۰ سالہ شخص کے بارے میں بتائیں جسے بڑی آنت کے چوتھے درجے کا کینسر ہے۔“ اُن کے معادن نے جواب دیا، ”بالکل بھی ٹھیک نہیں ہے۔“

باب ۴

دُعا کی بُلاہٹ

خُدا کے سامنے اپنے دل کھول کر پیش کریں (تصویر صفحہ نمبر ۱۳)

ڈین نے پادری Rash کو ہسپتال میں ہمارے ساتھ دُعا کرنے کے لیے بُلا یا۔ جیسے ہی ہم نے دُعا ختم کی، ڈاکٹر Stone آئے اور وضاحت کی کہ میرا کینسر انتہائی جارحانہ ہے اور یہ کہ میں شاید زیادہ سے زیادہ ۱۸ مہینے زندہ رہوں۔ علاج فوری طور پر شروع ہوگا۔ ہفتے میں ۵ دن کی شعاعی علاج ۵ ہفتے تک اور اسپتال چھوڑنے کے ایک مہینے بعد کیموتھراپی شروع ہوا، جس جگہ سرجری کی اُس جگہ کوٹھیک ہونے کا وقت دیا۔ ہسپتال نے اگلے دن مجھ سے بات کرنے کے لیے ایک مشیر بھیجا۔ اُس نے پوچھا کہ کیا آپ کینسر کے بارے میں خُدا سے ناراض ہیں۔ میں نے کہا ”نہیں، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ خُدا کی طرف سے نہیں تھا، بلکہ شیطان کی طرف سے۔“ وہ مسکرائیں اور پھر میری گھرانے کے بارے میں پوچھنا شروع کر دیا۔

پہلے اتوار کے روز جب مجھے ہسپتال سے فارغ کیا گیا تو پادری Rash نے پوچھا کہ کیا آپ اپنی گواہی شیعراً کریں گے۔ میں نے فیصلہ کیا کہ میں اپنے گواہی دینے کے بعد People Need the Lord گانے کا ارادہ رکھتا تھا جو خُدا کی فراہم کردہ مدد کے بارے میں تھی جب مجھے بڑی آنت کے چوتھے درجے کے کینسر کی تشخیص ہوئی۔ جب پادری نے مجھے اُس وقت گانے کے لیے مدعو کیا جب وہ اجتماع سے بات کر رہا تھا تو میں نے ابھی تک اپنی گواہی نہیں دی تھی۔ تاہم یہ اس ترتیب سے باہر تھا جس کے بارے میں مجھے بتایا گیا تھا کہ خدمات کس طرح ہوں گی، جو مجھے حیرت میں ڈال دیا، چنانچہ میں نے گانا شروع کر دیا۔ اور رُوح القدس نے کام کیا اور لوگ اُس

طرح سٹیج کے نچلے حصہ کی طرف آنے لگے جیسے یہ ایک مذبح کی دعوت ہو۔ جب میں نے گیت مکمل کیا تو پچیس لوگ گھٹنوں کے بل تھے، خُدا کی عبادت کر رہے تھے۔ میں اپنی جگہ پر واپس چلا گیا اور میرے دل میں یہ الفاظ گونجے، ”یہ اسی لیے ہے“ جس پر مجھے سکون محسوس ہوا۔ فلیپوں 4:7، جو کہتا ہے ”تو خُدا کا اطمینان جو سمجھ سے پالگل باہر ہے تمہارے دلوں اور خیالوں کو مسیح یسوع میں محفوظ رکھے گا۔“ اُس لمحے میں میرے لیے حقیقت بن گیا۔ اُس نے مجھے طاقت دی اور مجھے میری زندگی کے حوالہ سے خُدا پر ایمان لانے کی اجازت دی۔

میں نے ریڈی ایشن کے علاج کا طریقہ بغیر کسی منفی اثرات کے شروع کیا، کم از کم جنہیں میں دیکھ سکتا تھا۔ ہفتے میں پانچ دن تیس منٹ کا علاج میری جلد کو جلا نہیں سکا، لیکن مجھے اس بات کا مکمل احساس نہیں ہوا کہ میرا مدافعتی نظام کس قدر کمزور ہو چکا ہے جب تک کہ ریڈی ایشن کے علاج کے پانچ ہفتے کے وسط میں نہیں پہنچا۔ میری بیٹی، ایشلی کو جولائی ۱۹۹۲ میں زکام نزلہ ہوا، اور میں نے اُسے تسلی دینے کے لیے اٹھایا، جیسے کہ زیادہ تر باپ کرتے ہیں۔ اُس رات بعد میں، مجھے بھی زکام کی علامات ہو گئیں۔ عام طور پر یہ ایک مصیبت انگیز تجربہ ہوتا ہے، لیکن میرے ریڈی ایشن سے متاثرہ پیٹ کا مطلب تھا کہ درد ناقابل برداشت تھا۔

Deann نے پوری رات میری مدد کی، میرا ایسے خیال رکھا جیسے وہ کسی بچے کا رکھ رہی ہو۔ آخر کار، صبح کے ابتدائی گھنٹوں میں، مجھے گرم غسل کے سکون دینے والی قوت کا خیال آیا۔ میں اُس گرم نہانے والے ٹب میں بیٹھ گیا اور Deann کو کہا کہ کچھ دیر کے لئے سو جائیں۔ بلا خر گرم پانی نے اثر کیا: درد کم ہوا، اور میرا پیٹ نرم ہو گیا۔ میں نے آرام کیا اور گرم پانی کو اپنا کام کرنے دیا۔ گھر خاموش تھا۔ ہماری لڑکیاں باتھ روم کے ساتھ والے اپنے کمرے میں سو رہی تھیں اور Deann ہماری بیڈ پر سو رہی تھیں۔ مجھے احساس ہوا کہ میں اس جنگ سے گزر جاؤں گا اور جسم میں جاری جسمانی جنگ لڑنے کے لیے آگے بڑھوں گا۔

باب ۵

میری زندگی کی لڑائی

Chemotherapy اگست ۱۹۹۲ میں شروع ہوئی۔ میں ہر ہفتے آنکولوجی یونٹ میں ۹۰ منٹ گزارتا تھا، جب ادویات میرے خون کی نالیوں میں داخل ہو رہی تھیں جس کی ہمیں اُمید تھی کہ یہ میری زندگی بچائیں گی۔ موسیقی نے مجھے آرام دیا اور مجھے اپنی بیوی اور بیٹیوں کے بارے میں سوچنے کا موقع دیا: ڈیان، لنڈی، اور ایشلی۔

پھر، میں نے محسوس کیا کہ خُدا کی رحمت میرے ذاتی تجربات میں موجود چند ضمنی اثرات میں نظر آ رہی ہے۔ Deann نے ہر صبح میرے تکیے پر بالوں کے گچھے دیکھے، لیکن میں کبھی بھی مکمل طور پر گنجائش نہیں ہوا۔ سٹیرائڈز نے متلی کو دُور رکھا اور میری بھوک کو کھونے کے بجائے جیسا کہ مجھے خبردار کیا گیا تھا، مجھے اس کے برعکس رد عمل ملا۔ Chemotherapy کے دوران میری بھوک میں اضافہ ہوا۔ اگرچہ میری توانائی کم تھی، میں اپنے کام کو برقرار رکھنے اور ۱۹۹۲ کے دوران کام کرنے کے قابل تھا۔ میرے آنکولوجسٹ نے کہا کہ میری جسمانی فٹنس میری مدد کرتی رہی۔ ٹریک پر گزرا ہوا وقت اور نیول میں تربیت کا فائدہ ہو رہا تھا۔

ایک رکاوٹ نے میرے آنتوں میں فروری ۱۹۹۳ میں دوسرے پیٹ کی سرجری کی ضرورت پیدا کی۔ میں صرف ۳ ہفتے تک جوس اور دلیہ لے سکتا تھا، اور ڈاکٹروں نے دریافت کیا کہ کینسر نے اصل جگہ پر واپس بڑھنا شروع کر دیا تھا۔ اس نے ڈاکٹروں سے میرے بڑی آنت کا ۴۰ فیصد اور چھوٹی آنت کا ۲۰ فیصد نکالنے کی ضرورت پیدا کی، جس کے نتیجے میں ایک حالت پیدا ہوئی جسے ”Short Bowel Syndrome“ کہا جاتا ہے۔ SBS سے مجھے جس غذا کا میں نے

جب صبح کی روشنی پھیلنے لگی، تو میں با تھروم سے نکلنے کے لئے اُٹھا اور سب کچھ تاریک ہو گیا۔ میری کمزور حالت اور آرام دہ باتھ نے میری طاقت کو ختم کر دیا تھا اور میں بے ہوش ہو گیا۔ میرا سر ہمارے میک اپ ٹیبل کے کونے پر لگا اور دیوار سے ٹکرایا۔ آواز نے میری بیٹیوں کو جگا دیا، جو دوڑی ہوئی آئیں اور اپنے باپ کو برہنا زمین پر پڑا ہوا دیکھا، میرے سر سے خون بہہ رہا تھا۔ اُنہوں نے Deann کو جگایا اور اُس نے مجھے ہمارے کمرے کی طرف لاتے ہوئے بستر پر لٹا دیا۔ میری ۹ سالہ بیٹی، لنڈی، بستر کے کنارے پر بیٹھی، اُس لمحے کی سنجیدگی کو محسوس کرتے ہوئے سادہ الفاظ میں کہا، ”یہ برا ہے۔“ میری ۶ سالہ بیٹی، ایشلی، نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے بچے جیسی ایمان سے مجھے تسلی دی، ”ابو جان، سب ٹھیک ہو جائے گا۔“ میرے دل میں اس بوجھ کی وجہ سے تڑپ تھی جو میں اپنی بیوی اور بیٹیوں پر ڈال رہا تھا۔ مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ میری جنگ ختم ہونے سے پہلے یہ کتنی خراب ہوگی اور میں خُدا کے سکون کو کس قدر مضبوطی سے تھاموں گا۔

تصویر صفحہ نمبر ۱۴ آخر میں

استعمال کیا اُس سے کافی غذائیت اور پانی حاصل کرنے کی عدم صلاحیت پیدا ہوگئی، ساتھ ہی بے قابو ہونے کا شرمناک نتیجہ بھی سامنے آیا۔ میرے لیے اپنی جسمانی افعال کو کنٹرول نہ کر پانا تباہ کن تھا۔ میں ایک مایوس کن حالت میں تھا اور کم از کم دو ہفتے تک نہ مسکراہٹ تھی اور نہ ہی ہنسی، جو میرے خدا کی دی ہوئی شخصیت کے خلاف تھا۔ Deann نے خاص طور پر اپنے نیول کے لیے تشویش ظاہر کی۔

آخر کار، ایک رات دیر گئے HBO چینل پر، ReWires America, Tim Allen میں نے ہمیشہ اس کے مزاج اور زندگی کے بارے میں اُس کے نقطہ نظر سے لطف اندوز ہوا۔ مجھے یہ قابل تعلق اور حقیقی لگا۔ چنانچہ اُس کے کامیڈی شو نے مجھے پہلی بار دو ہفتوں میں میرا بوجھ ہلکا کر دیا، جب اُس نے مجھے اپنے آپ سے ہٹا کر دوسرے، کم خطرناک چیزوں پر توجہ مرکوز کرنے میں مدد کی۔ میرے لیے، ہنسی واقعی بہترین دوا ہے۔

Deann اور میں نے فیصلہ کیا کہ ہم آنکولوجسٹ کو بدلنا چاہتے ہیں اور Dr. Allen Cartmell Comprehensive Blood & Cancer Center سے ملے۔ ہمیں معلوم ہوا کہ وہ میرے براہ راست سوالات کے لئے کھلا ہے اور اچھے سے جواب دینے کے لئے تیار تھا۔ میرا ابتدائی سوال یہ تھا کہ، ”میرے کیس کا جائزہ لینے کے بعد، آپ کا سب سے بہتر اندازہ کیا ہے؟“ ڈاکٹر Cartmell نے کہا کہ اُس کا جائزہ لگایا کہ میرے پاس Tumor Board کی جانب سے دی گئی ہدایت کے مطابق ۱۸ مہینوں سے کم وقت ہے۔ میں نے ڈاکٹر Cartmell سے کہا کہ میں نہیں چاہتا کہ میری مٹھی کے سائز کی کوئی چیز مجھے ہارادے۔ ڈاکٹر Cartmell نے حیرانگی سے کہا، ”Ray، آپ کو سمجھنا چاہیے کہ آپ کی مٹھی کے سائز Tumor چھوٹا نہیں ہے!“

میرے سرجن، ڈاکٹر Stone اور ڈاکٹر Newborough نے یہ دریافت کیا کہ Tumor پھٹ چکا ہے، جس نے میرے پیٹ میں کینسر کے خلیات پھیلا دیئے ہیں۔ عام الفاظ میں، یہ کہ اس کا اثر کی طرح تھا جیسے کسی سپرے پیٹ کے کین کو میرے اندرونی حصے پر لگایا گیا ہو۔ صرف، اس صورت میں ”پیٹ“ کینسر کے خلیات تھے۔ ڈاکٹر Cartmell نے اب مجھے بتایا کہ انہیں ہر ۶ مہینے بعد سرجری کے ذریعہ داخل ہو کر کینسر کو تلاش کرنا ہوگا۔

جب میں اپنی آنتوں کے کچھ حصے نکالنے والی سرجری سے صحت یاب ہو رہا تھا تو دوسری طرف ایک اور جسمانی طوفان برپا ہو رہا تھا۔ میں نے اپنے پیٹ میں ایک قسم کے دباؤ محسوس کیا یہاں تک کہ آخر کار میں نے اپنی جلد کے نیچے کچھ دیکھا۔ یہ پتہ چلا کہ جو میں نے دیکھا اور محسوس کیا وہ میری آنت تھی جو پیٹ کی دیوار کے ذریعہ دباؤ ڈال رہی تھی۔ ایک ہرنیا جو میری کچھلی سرجری سے پیدا ہوئی تھی۔

ڈاکٹر Newborough نے اکتوبر ۱۹۹۳ میں ہرنیا کی مرمت کے لئے کارروائی کی۔ ایک بار پھر، اس ”سادہ“ طریقہ کار کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہلاک کا انتخاب کیا گیا کیونکہ میرے عمومی بے ہوشی کے لئے MH کی طرف میل تھا۔ لیکن صرف ایک سادہ ہرنیا کی مرمت کے بجائے، ڈاکٹر Newborough کو مزید کینسر ملا، اس بار جو کہ میری کمر کے پٹھوں پر بڑھ رہا تھا۔

ریڑھ کی ہڈی کی ہلاک کا مطلب یہ تھا کہ میں پوری سرجری کے دوران جاگتا رہا، اس لیے میں نے اُسے کہتے سنا ”اوہ، نہیں“۔ یہ بالکل بھی وہ بات نہیں ہے جو آپ سننا چاہتے ہیں جب آپ کا جسم کٹا ہوا ہو اور آپ کا ڈاکٹر آپریشن کے درمیان ہو۔ میں نے دیکھا کہ نرس اس چیز کے ساتھ دور جا رہی ہے جو اُس نے ابھی مجھ میں سے نکالی تھی تاکہ اُسے مزید پتھو لوجی ٹیسٹنگ کے لیے تیار کیا جا

سکے۔ ڈاکٹر Newborough نے میرے ہر عضو کا ہاتھ لگا کر جسمانی معائنہ شروع کیا، کسی بھی نشوونما کو چیک کرتے ہوئے۔ دباؤ بہت زیادہ تھا، اور میں نے اپنے ڈاکٹروں کے ساتھ اُس طرح کا تعلق بنالیا تھا کہ میں کچھ بھی پوچھنے کے لیے کافی آرام دہ محسوس کرتا تھا۔ میں نے کہا، ”ڈاکٹر، جب آپ اُوپر ہیں تو بس میرا حلق نکال دیں۔“ میری آواز کا سن کر ڈاکٹر Newborough حیران ہوئے، اُنہوں نے اپران پر جھک کر کہا، ”یہ کیا ہے؟“

میں نے ہسپتال میں مزید تین دن گزارے، جہاں مجھے بلند درجہ حرارت اور ممکنہ پھیپھڑوں کے بے ہمتی ہونے کی وجہ سے سانس لینے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ میری دُعا ”خدا کی مکمل مرضی“ مانگنے میں بدل گئی۔ میری دُعا یہ زندگی میں یہ تبدیلی ایک بار پھر فلپیوں ۷:۴ کو یاد دلایا۔ ”تو خدا کا اطمینان جو سمجھ سے بالکل باہر ہے تمہارے دلوں اور خیالوں کو مسیحِ یسوع میں محفوظ رکھے گا۔“ میں نے اس وعدہ کو مضبوطی سے تھامے رکھا۔

Deann اور ہماری بیٹیوں کے لیے کینسر کے اثرات کے ساتھ وقت گزارنا مشکل ہوتا رہا۔ امریکی کینسر سوسائٹی ۱۹۹۳ میں ہماری بیٹیوں کی مدد کرنے میں کامیاب رہی، تاکہ وہ اس بارے میں نمٹ سکیں جو ہمارے ساتھ ہو رہا تھا، ایک معالج کے ساتھ مفت نجی سیشن کے ذریعہ۔ یہ خدمت نہایت قیمتی تھی۔ میں ہمیشہ اُن لوگوں کی قدر کرتا ہوں جو میرے بہت عزیز لوگوں: Deann، Lindsey اور Ashley کی پرواہ کرتے ہیں۔ میں امریکی کینسر سوسائٹی کے لیے گھرے جذبات رکھتا ہوں کہ اُنہوں نے میری بیٹیوں کا اس طرح خیال رکھا۔

خُدا نے عام لوگوں کو استعمال کیا ہے جو ہماری زندگیوں میں آتے ہیں اور جاتے ہیں تاکہ ہمیں برکات دیں اور اُمن لائیں۔ ہمیں Hospital Mercy میں شاندار لوگوں کی طرف سے

برکت ملی جنہوں نے ہر بار جب میں وہاں ہوتا تھا، Deann اور مجھے پسند کیا، ہمارے نام سیکھے، اور اپنی عنایت سے فراغِ دل رہے۔ ایک ہسپتال کی صفائی کرنے والی جس کا نام ماریہ تھا جو تیسرے فلور کے کینسر وارڈ میں کام کرتی تھی، ایک اچھی، شاندار شخصیت تھی جو ہر بار جب میں وہاں Deann کے ساتھ ہوتا تھا، مجھے سکون اور محبت کے ساتھ مسکراہٹ اور دُعا کے ساتھ پیار کرتی تھی۔ اور Pete، ریڈیا لوجی میں، ہمیشہ مجھے خاص محسوس کراتا تھی اور ایسا لگتا تھا کہ مجھے تکلیف میں آرام دہ کرنے کے لیے اضافی کوشش کرتی تھی۔ تیسرے فلور کی نرسز کو معلوم تھا کہ میں Olive Garden کا جنرل مینیجر ہوں اور وہ مجھ سے اپنے نوعمروں اور کام کے مسائل کے بارے میں بات کرتی تھیں۔ اور اُنہوں نے ضرورت مند خوشی کے لیے میرے کمرے میں roommate مقرر کیے کیونکہ اُنہیں معلوم تھا کہ میں انہیں خوشی دوں گا۔ میں نرسز کی دل سے قدر کرتا ہوں کیونکہ میں نے اپنی والدہ کی نرس کے طور پر کی جانے والی محنت کے دوران جو کچھ دیکھا، اُس کی بنا پر، اور میں نے اپنی Olive Garden کے عملے سے کہا کہ وہ میرے لئے کھانا نہ لائیں کیونکہ میں زیادہ تر کھا نہیں سکتا تھا، بلکہ نرسنگ کے عملے کو مدد کی صورت میں کھانے لائیں تاکہ قدر دانی کا اظہار کیا جاسکے۔

میری جنگ اُس وقت شدت اختیار کر گئی جب، فروری ۱۹۹۴ میں، یہ واضح ہو گیا کہ میرا کینسر ہفتے میں ایک بار Chemotherapy پروٹوکول کا جواب نہیں دے رہا تھا۔ ڈاکٹر Cartmell نے Chemotherapy پروٹوکول کو ۲۴ گھنٹے روزانہ کی نرس کے اندر ڈرپ میں تبدیل کر دیا۔ جبکہ یہ تبدیلی میری جنگ میں بہت اہم تھی، اس کا مطلب یہ بھی تھا کہ مجھے اپنے کام کرنے کی محبت ترک کرنی پڑی اور اس کے بجائے وفاقی معذوری کے لیے درخواست دینا پڑی۔ یہ ایک تباہ کن دھچکا تھا۔

میں نے ۱۹۹۴ء کے عیدِ قیامت المسیح کے آخر ہفتے میں اپنے گلے میں ایک غیر معمولی درد محسوس کیا، اور پہلے تو، میں نے کوشش کی کہ اسے اپنے ذہن سے نکال دوں تاکہ ہم اپنے بھتیجے کی متوقع پیدائش پر توجہ مرکوز کر سکیں اور اپنے خاندان کے ساتھ معیاری وقت گزار سکیں۔ لیکن درد کے پاس دوسرے منصوبے تھے۔ جب میں نے ڈاکٹر Cartmell سے رابطہ کیا، تو میں اپنی گردن کو بالکل بھی موڑ نہیں پا رہا تھا۔ اُسے ڈر تھا کہ کینسر میری گردن کی بُیا تک پھیل چکا ہے اور اُس نے فوری طور پر ٹیسٹ کروانے کا کہا۔ میرے جگر کے ٹیسٹ کے نتائج نے کیمو تھراپی کی وجہ سے ممکنہ نقصان ظاہر کیا، لہذا مجھے نقصان کی شدت جانچنے کے لیے جگر کی بایوپسی کروانی پڑی۔ اُسی دوران، ایک ناکام port-a-cath نے خون کے جمنے کا باعث بنا جس کے نتیجے میں میرے ہاتھ، بازو، کندھے اور گردن تین گنا سائز میں سوج گئے۔ مجھے خون کے جمنے کو حل کرنے کے لیے خون کو پتلا کرنے کی ضرورت تھی، لیکن جگر کی بایوپسی کی وجہ سے ڈاکٹروں کو دوا دینے میں ایک نازک توازن رکھنا پڑا تاکہ میں زیادہ خون نہ بہا سکوں۔ میں شدید حالت میں تھا، اور مجھے اور Deann کو بتایا گیا کہ میں شاید اس ہفتے کے آخر تک نہیں رہوں گا۔

میرے والدین نے نیوجرسی سے کیلیفورنیا کی طرف روانہ ہوئے تاکہ وہ مجھے الوداع کہیں۔ میری والدہ، جو اپنی پوری بالغ زندگی میں ایک نرس رہی ہیں، میرے کمرے میں آئیں، ایک نظر مجھ پر ڈالی اور فوراً میرے ہسپتال کے بستر پر گر گئیں، یہ جان کر کہ یہ شاید آخری بار ہے جب وہ مجھے دیکھ رہی تھیں۔ لیکن میں نے ہفتے کے آخر تک گزارہ کیا۔ اور اگلے ہفتے بھی۔ میں بہت زیادہ Morphin، Lortab، acetaminophen اور (hydrocodone) اور valium کے زیر اثر تھا، لیکن میں نے آگے بڑھنے کی کوشش کی۔

میں ایک صبح اپنی جنگ کی رُوح کے ساتھ مکمل توجہ کے ساتھ بیدار ہوا اور فیصلہ کیا کہ میں اُٹھوں گا اور خود سے بیت الخلاء استعمال کروں گا۔ میں کھڑا ہوا، ایسا محسوس ہوا کہ جیسے سست رفتار میں گر گیا، اور اپنے راستے میں آنے والی ہر چیز کو نیچے فرش کی طرف گرتے ہوئے ہٹا دیا۔ مجھے دوبارہ اپنے بستر پر لانے کے لیے ۴ لوگوں کی ضرورت تھی اور مجھے واضح الفاظ میں بتایا گیا تھا کہ مجھے وہ حرکت دوبارہ کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔

میری صورتحال ابھی بھی نازک تھی، لیکن میں نے Deann سے وعدہ کیا تھا کہ میں اُسے ہماری دسویں سالگرہ کے لیے ایک کروڑ پر لے جاؤں گا، جو کہ ۶ ماہ سے زیادہ۔ میرے والدین میرے ساتھ کمرے میں تھے جب میں بات کر رہا تھا اور چونکہ Deann کا جنم دن بھی میرے والدین کی شادی کی سالگرہ کے ساتھ ہی آتا تھا، میں نے تجویز دی کہ ہمیں سب کو مل کر کروڑ پر جانا چاہیے۔ یقیناً، اُنہوں نے میرے منصوبے پر اتفاق کیا، بشرطیکہ اُس کا مطلب یہ ہو کہ میں ۶ ماہ بعد یہاں ہوں گا۔ اس نے ہم سب کو اُمید حاصل ہوئی۔

کروڑ نے مجھے کچھ ایسا فراہم کیا کہ میرا دماغ مشغول رہے اور مجھے کچھ کرنے کے لیے ملے جبکہ میں ہسپتال سے فارغ ہونے کے بعد معذوری کی حالت میں گھر پر تھا۔ میں نے اپنے ٹیکس ریٹرن کوڈ پاؤٹ کے طور پر استعمال کیا۔ یہ میرے لیے ایک ایمان کا عمل تھا، لیکن جیسے جیسے مہینے گزرتے گئے اور ہماری نسخے کی ادویات کی قیمتیں بڑھتی گئیں، مجھے لگا کہ مجھے اتنے فضول خرچ کے لیے ریفرنڈ کی درخواست دینی چاہیے۔ میں نے اپنی آنے والے کروڑ کے بارے میں بہت بات کی تھی، اور میری آنکھوں کو جی نرسز ہمیشہ مجھے حوصلہ افزائی کے ساتھ مسکراتی تھیں۔ میری ایک نرس، Rosaling، جو کہ Center Cancer and Blood Comprehensive میں

ہے، میرے منصوبوں اور مالی مشکلات سے واقف تھیں۔ اُس نے کچھ عرصہ پہلے اپنے شوہر کو بڑی آنت کے کینسر کی وجہ سے کھودیا تھا اور اُس نے اُن کے ساتھ ایک کروڑ پر بھی سفر کیا تھا۔ اُس نے Deann اور میرے بارے میں خاص دلچسپی لی اور ایک دن خاموشی سے پوچھا کہ کیا کہ اگر میں اس کروڑ کی ادائیگی کروں۔ میں نے اُس کے تحفے کے ذریعہ خُدا کی محبت محسوس کی۔ اب، مجھے بس اتنا لمبا جینا تھا کہ میں Deann کے ساتھ اپنے وعدے کو پورا کر سکوں۔

تصویر صفحہ نمبر 17

باب ۶

اپنا وعدہ پورا کرنا

میں نے ایک دن غسل کی تیاری کے دوران آئینے میں اپنی ایک جھلک دیکھی۔ جہاں ایک بار بلٹ پروف نیول کھڑا تھا، میں نے ایک ۱۳۰ پاؤنڈ کا مرتا ہوا آدمی دیکھا۔ میں نے خُدا سے درخواست کی کہ وہ مجھے وہی قوت بخشے جو اُس نے اسرائیل کے طاقتور آدمیوں کو اُن کے دشمن کو شکست دینے کے لیے بخشی تھی۔ میں نے جو عضلات چھوڑے تھے انہیں موڑ دیا، جیسے WWF کے پہلوانوں کو دیکھ کر مجھے لطف آتا تھا۔ میں نے اُس معمول کو اپنے ایمان کی روزانہ کی مشق کے طور پر جاری رکھا تاکہ اُسے ایک اور دن کے ذریعہ بنانے کی قوت حاصل کی جاسکے۔

جون ۱۹۹۴ میں، خور دین سطح پر کینسر کے خلیوں کا پتہ لگانے کے لیے ”Oncoscint“ نامی ایک نیا تابکار isotope ٹیسٹ تیار کیا گیا۔ میں نے ٹیسٹ لیا اور اُس سے ظاہر ہوا کہ میری aorta کی بُنیا پر کینسر بڑھ رہا ہے۔ ریڈیولوجسٹ نے جب اُسے دیکھا تو Deann سے کہا، ”کیا آپ جانتی ہیں، Ray کا آخر ہے۔“

ڈاکٹر Cartmell نے باضابطہ نتائج ہمیں پہنچائے اور کہا، ”میں جانتا ہوں کہ آپ کام پر واپس جانا چاہتے ہیں، لیکن یہ ناممکن ہے۔“ میرا چہرہ غصے سے بھرا ہوا تھا اور میں سخت ہو گیا۔ اگر میرے پاس اس لمحے میں ۴x۲ بورڈ ہوتا تو میں اُسے ٹہنی کی طرح توڑ دیتا۔ Deann نے دیکھا کہ میں کتنا پریشان تھا اور خود کو مُرتب کرنے کے لیے مجھے کمرہ چھوڑنا پڑا۔ تاہم اُن الفاظ کو سننے کے جذباتی درد نے مجھے کسی چیز پر حملہ کرنے پر مجبور کر دیا۔ میں نہ تو چیخا اور نہ ہی کسی پر غصہ نکالا، لیکن غصہ اتنا واضح تھا کہ اُس سے میرا ڈاکٹر خوفزدہ ہو گیا۔ چنانچہ میں نے ایک گہری سانس لی اور ایک

دم پھر سے اپنے آپ کو مرکوز کیا۔ البتہ میں نے خود کو برباد کرنے سے انکار کر دیا۔ میں نے اپنی بیٹیوں پر غور کیا اور میں نے اپنے آپ کو اس حکمت کے ساتھ مرکوز کیا کہ مجھے لڑائی جاری رکھنی ہے اور اُن کے لیے یہاں رہنا ہے۔ میں نے ایک اور گہری سانس لی اور کہا، ”آگے کیا ہے؟“

میرا واحد انتخاب یہ تھا کہ میں اپنے بڑھتے ہوئے کیمو تھراپی کے چوتھے عمل میں جاؤں۔ مجھے میرے جسم کے حساب سے ۱۲۵ فیصد ادویات پر رکھا گیا اور میرے نظام میں ادویات کا اضافہ ذہنی مشکلات کا باعث بنتا جا رہا تھا، جس نے مجھے گاڑی چلانے یا بلوں کی ادائیگی سے روک دیا کیونکہ میں ان عام کاموں کو بحفاظت انجام دینے کے لیے درکار وقت پر توجہ مرکوز نہیں کر سکتا تھا۔

میں چرچ کے بعد صوفے پر سے جھپکی سے اٹھا اگست ۱۹۹۴ میرا سینا بھیجا ہوا تھا۔ چنانچہ مجھے فوراً احساس ہوا کہ کیمو پمپ میں کچھ گڑبڑ ہے۔ لہذا میں نے ڈاکٹر Cartmell کے دفتر فون کیا اور مجھے کیمو پمپ بند کرنے اور پانی سے سینے کو دھونے اور اگلی صبح دفتر آنے کی ہدایت دی گئی۔ میری جلد کا ہر وہ حصہ جہاں دوائی سے بھرا ہوا تھا اور چھو ا گیا تھا، سیاہ ہو گیا اور چھلنے لگا۔

کچھ ہفتے بعد، میں نے اپنے بہنوئی، Phill، کے لیے پیچھے کی باڑ کو رنگنے کی کوشش کی، تاکہ اُن کی مہربانی کا شکریہ ادا کر سکوں جو انہوں نے میرے کام سے غیر حاضر ہونے کے دوران ہماری کار انشورنس کی ادائیگی کی۔ مجھے کام کرنا پسند ہے۔ مجھے باہر وقت گزارنا پسند ہے، اور چونکہ مجھے اپنے کام پر کام کرنے کی اجازت نہیں تھی، یہ کچھ ایسا تھا جو میں سمجھتا تھا کہ میں سنبھال سکتا ہوں۔ لیکن جب میں ایک بیٹھے ہوئے مقام سے کھڑا ہوا، تو میں چکرانے لگا اور سہارا لینے کے لیے باڑ کو پکڑ لیا۔ Phill نے مجھے ڈمگاتے اپنی باڑ پکڑے ہوئے دیکھا، بے یقینی سے بے ہوش نہ ہونے کی کوشش کرتے ہوئے اور مجھے اپنے ڈاکٹر کے دفتر لے گئے۔ ڈاکٹر Cartmell نے دریافت کیا

کہ میرے جسم port-a-cath کو مسٹر دکر دیا ہے اور ایک اور بڑا خون کا لوٹھڑا بن گیا ہے۔ مجھے فوری طور پر Truxton ریڈیالوجی میں الٹرا سائونڈ کے لیے بھیجا گیا تاکہ وہ اس خون کے جمنے کی شدت کا تعین کر سکیں جس کا انہوں نے شبہ کیا تھا۔

آپ جانتے ہیں کہ یہ ٹھیک نہیں جب آپ کے ٹیسٹ کرنے والے ڈاکٹر نے بناوٹی بے پروائی کے ساتھ پوچھا، ”آپ ابھی کیسا محسوس کر رہے ہیں؟“ خون کا جمنہ میری بائیں جگر کی رگ کو بند کر رہا تھا، خون کو گزرنے نہیں دے رہا تھا۔ ڈاکٹر نے مجھے فوری طور پر Mercy Hospital Truxton کے ایمرجنسی روم میں بھیج دیا اور تیسری منزل پر، جو کینسر کے مریضوں کے لیے استعمال ہوتی ہے، لے گئے۔ چنانچہ میری والدہ اور میری بہن، Kim، پہلے سے ہی میرے، Deann، اور ہماری بیٹیوں کے ساتھ تعطیلات گزارنے کے لیے پرواز کرنے کی منصوبہ بندی کر چکی تھیں۔ ہم نے اس حالیہ ۱۴ دن کی ہسپتال میں رہائش کا اندازہ نہیں لگایا تھا، لیکن ان کا ہمارے گھر میں ہونا مددگار ثابت ہوا تاکہ وہ میری بیٹیوں کی مدد کر سکیں۔

جب میری والدہ کچھ دن وقت میرے ساتھ گزارے تو وہ اپنی والد صاحب کے بارے میں بات کرتی رہتی تھیں جو میری پیدائش سے بہت پہلے وفات پا گئے جب وہ نرسنگ اسکول میں تھیں۔ میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ مجھے ہمیشہ یہ احساس رہا ہے کہ آپ والد صاحب بڑے قد کے انسان تھے؛ میں حیران ہوا جب انہوں نے کہا کہ وہ نہیں تھے۔ پھر میں نے کہا کہ وہ یقیناً بڑے قامت انسان ہوں گے۔ تاہم وہ بہت متاثر ہوئیں۔ میرے دادا ایک عظیم انسان تھے جو کمیونٹی کے لیے بہت سے گھر بنانے میں مددگار ثابت ہوئے، اسی لیے اُن کے نام پر ایک سڑک منسوب کی گئی ہے۔ والدہ نے مجھے ایک گفتگو کے بارے میں بتایا جو اُن کی کیتھولک چرچ کے مشیر کے

ساتھ ہوئی۔ اُنہوں نے مشیر کو میرے کینسر کی حالت کے بارے میں بتایا، اور مشیر نے اُن سے پوچھا کہ کیا اُنہوں نے اپنے آسمانی باپ سے درخواست کی کہ وہ میری مدد کریں۔ اس بات سے مجھے ایک سکون کا احساس ہوا۔

جنوری ۱۹۹۴ میں، Deann اور میں نے Christ Cathedral شرکت کرنے کا حوصلہ دیا جس کی عبادت گزاروں میں خُدا کے لیے حیرت انگیز محبت پائی جاتی۔ ہم اپنی زندگی کے سخت ترین سال میں داخل ہوتے ہوئے پہلے ہی جسمانی اور ذہنی طور پر بہت تھکے ہوئے تھے۔ سینئر پادری Clyde Wasdin نے ہمیں یقین دلایا کہ یہ چرچ میرے، Deann اور ہماری بیٹیوں کے لیے مسلسل دُعا اور مدد کا ذریعہ ہے، چنانچہ چرچ کے خاندانی گروپ، Koinonia کے ذریعہ۔ ہم نے وہاں باقاعدہ شرکت کا آغاز کیا اور اُس فیصلے نے ہماری زندگیوں پر جو اثر ڈالا وہ خُدا کی نعمت کی ایک اور شکل ہے۔

اگرچہ مجھے Christ Cathedral میں اپنی گواہی دینے کا وقت مقرر کیا گیا تھا، میں نے اپنے پسندیدہ گیت کی مشق کرنے کا فیصلہ کیا، اپنے ہسپتال کے بستر پر میں نے آنکھیں بند کر کے، ہیڈ فون لگا کر، کیسٹ پلیئر اپنی گود میں رکھ کر لیٹ گیا۔ آخر کار، مجھے احساس ہوا کہ میرے کمرے میں کوئی ہے۔ میں نے اپنی آنکھیں کھولیں تو چار نرسز آنکھوں میں آنسوؤں کے ساتھ مسکراتی ہوئی مجھے گاتے ہوئے دیکھا، People Need the Lord ایک رات جس رات میں نے اپنی گواہی دی اور گایا، Deann اور میں نے خُدا کی کامل مرضی پر اعتماد کرنے کا فیصلہ کیا۔ اگر اُس کا مطلب یہ تھا کہ میں اُس کے آسمانی گیت گانے والے کورس میں ایک اور مدھر سُر بنوں، تو ہم اُس کو اپنی زندگیوں میں خُدا کی خود مختاری کے طور پر قبول کر لیتے۔

میں نے اکتوبر ۱۹۹۴ کے اوائل میں کیمو تھراپی کا اپنا چوتھا دور ختم کیا اور چرچ کو واپس دینے کے لیے مضبوطی محسوس کی جنہوں نے میرے خاندان، کے لیے بہت کچھ کیا تھا۔ کرائسٹ کی تھیڈرل۔ میں جسمانی کام سے لطف اندوز ہوتا ہوں، اور میرا وقت لینے کی کوئی پابندی نہیں تھی، اس لیے میں نے سالانہ تفریحی میلہ قائم کرنے میں مدد کی، ایک ایسا پروگرام جس نے آس پاس کے تمام لوگوں کی خدمت کی۔ سب کے ساتھ ہونے کی برکت نے مجھے آگے آنے والی چیزوں کے لیے حوصلہ افزائی کی۔

میں نے اکتوبر میں دوسرے radioactive isotope ٹیسٹ کروائے، اور اس نے دکھایا کہ کینسر میرے aorta کی بنیاد پر بڑھتا رہا۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۴، ڈاکٹر Cartmell امتحانی کمرے میں داخل ہوئے، نتائج ہاتھ میں تھے۔ اُنہوں نے شروع کیا کہ، ”Ray، ہم گھٹا دیا صحت یابی کے بارے میں بات نہیں کر سکتے، صرف باقی زندگی کے معیار کے بارے میں، جو کہ بہت مختصر ہے۔“ بغیر جھجک کے میں نے کہا، ”آپ بھی غلط ہو سکتے ہیں۔“ ڈاکٹر Cartmell نے ایک بار پھر میرے عزم پر حیرت سے مسکرا کر مجھے دیکھا کہ میں نتائج کے کہنے کے باوجود جینے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اُنہوں نے بعد میں مجھے بتایا کہ اُنہوں نے، جو ایک مستحی ہیں اور ہر بار جب ہم ملتے ہیں تو میرے ساتھ دُعا کرتے ہیں، کمرے میں داخل ہونے سے پہلے رکنا، ایک لمحہ لینا اور سانس لینا ضروری سمجھا کیونکہ میری صحت خراب ہو رہی تھی۔

آئندہ ہفتے، میں نے اپنے والدین کے ساتھ کروڑ پر جانے کا منصوبہ بنایا ہوا تھا۔ روانگی سے تین دن پہلے، مجھے ہسپتال داخل کیا گیا کیونکہ ہمیں یقین تھا کہ یہ Chemotherapy کی وجہ سے ہونے والا ایک السر ہے۔ Rosaling، جس کی وجہ سے ہمارا کروڑ ممکن ہوا، نے سنا کہ مجھے داخل کیا گیا ہے اور مجھے ملنے ہسپتال آئی۔ Deann کے پاس کھڑی ہو کر، اُس نے مذاق میں کہا

کہ اگر میں ہسپتال سے باہر نہیں نکلا تو وہ میرے کروڑ پر جانے کی جگہ لے لیں گی۔

میں ہسپتال سے ہمارے کروڑ سے ایک دن پہلے فارغ ہوا۔ میری والدہ اور Deann نے پہلے ہی کروڑ لائن کو میری حالت کے بارے میں آگاہ کر دیا تھا۔ انہوں نے طبی ایمرجنسی سنبھالنے کی صلاحیت کے بارے میں پوچھا اور یہاں تک پوچھا کہ اگر ضرورت پیش آئے تو مجھے کشتی سے لفٹ میں اٹھانے کی صلاحیت کیسی ہے۔ میں درست حالت میں نہیں تھا، لیکن میں اپنی بیوی سے کیے گئے وعدے کو پورا کرنا چاہ رہا تھا۔

میرے منصوبہ یہ تھا کہ میں اپنے والدہ کو دوران ملاقات تازہ ترین ٹیسٹ کے نتائج اور ڈاکٹر Cartmell کی مایوس کن پیشگوئی سے آگاہ کروں۔ میں یہ واضح کرنا چاہتا تھا کہ اگر حالات بگڑتے ہیں تو ہم Deann اور بیٹیوں کے لئے کیا چاہتے ہیں۔ میری والدہ اس کے بعد نیوجرسی میں اپنے پانچ بہن بھائیوں سے بات کر سکتی تھیں تاکہ انہیں اس کے لئے تیار کریں جو میرے خاتمے کی صورت میں نظر آ رہا تھا۔

Deann اور میں نے اپنی والدہ کو لاس اینجلس بین الاقوامی ہوائی اڈے پر اٹھایا، اور جس لمحے ہم نے انہیں اٹھایا سے لے کر جس لمحے ہم نے انہیں چار دن بعد چھوڑا، ایسا لگا جیسے خدا نے وقت اور جگہ کو منجمد کر دیا۔ مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ ہم نے بالکل ہر چیز کی جسے میں اُس جہاز پر کرنا چاہتا تھا بلا جھجک کیا۔ جیسے ہی Deann اور میں اپنی والدہ کو LAX پر چھوڑا، در فوراً پوری قوت کے ساتھ واپس آ گئی۔ میں اپنی آخری حالت کے لیے تیاری کر رہا تھا۔

باب ۷ معجزہ

میرے کینسر کے خلاف جنگ کے دوران، میری والدہ اور ساس نے میری شفا کے لیے اپنی دُعا گو کروہوں کو دُعا کرنے کے لیے کہا۔ Rhonda، جو میری ساس کے دُعا گرو میں تھی، ایک نئی مسیحی جو ابھی خدا کی آواز سننے کو سیکھ رہی تھی۔ خدا نے اُس کے دل میں ڈالا کہ مجھے ۱۶ نومبر ۱۹۹۴ کو Sacramento کے Arco Arena میں Benny Hinn کے کروسیڈ میں لے جائے۔ Rhonda نے منسٹری کو فون کر کے پوچھا کہ کیا میں اپنے مریض کی حالت کی وجہ سے معذوروں کے داخلی دروازے سے داخل ہو سکتی ہوں۔ دُعا گرو کی ایک اور عورت کے ساتھ، میری ساس اور Rhonda نے ہوٹل اور کروسیڈ کے تمام انتظامات کیے۔

جب میں کام کر رہا تھا اور مجھے کاروباری سفر پر جانا پڑتا تھا، تو میں اپنی بیٹیوں سے سوال کرتا کہ وہ چاہتی ہیں کہ میں انہیں کیا لا کر دوں۔ Deann نے اُس سفر کے لئے قیادت کی اور ہماری بیٹیوں سے الگ الگ پوچھا، ”تم چاہتی ہو کہ ہم آپ کو کیا لا کر دیں؟“ دونوں نے ایک ہی جواب دیا۔ ”میرے ابو ٹھیک ہو گئے۔“

Benny Hinn ”Benny“ ایک اسرائیلی ٹیلی ایوانجلیسٹ ہے، جو اپنی باقاعدگی سے ہونے والے ”میریکل کروسیڈ“ سے مشہور ہے۔ faith healing revival meeting عام طور پر بڑے شہروں کے سٹیڈیوز میں منعقد کیے جاتے تھے جو کہ بعد میں ان کے ٹیلی وژن پروگرام پر دُنیا بھر میں نشر کیے جاتے ہیں۔ This is your day (یہ آپ کا دن ہے)۔ میں پچھلے کئی سالوں سے TBN کو دیکھ کر پادری Benny Hinn کے بارے میں

جانا۔ جب میں نے خُدا سے اُس کی کامل مرضی مانگی کی تو میرا ایمان تھا کہ وہ مجھے شفا دے سکتا ہے۔

بیکرز فیلڈ سے Sacramento پانچ گھنٹے کی مسافت ہے۔ میں تمام سفر کے دوران درد میں مبتلا رہا اور میرے پیٹ کی تکلیف مجھے یہ اشارہ دے رہی تھی کہ مجھے جلد ہی ہسپتال کی تلاش کرنی ہوگی۔ تاہم جب میں نے درد کے بارے میں کچھ ذکر کیا تو میری ساس نے کہا کہ درد اس لئے ہے کیونکہ کینسر کے تمام خلیے ایک دوسرے کو خُدا حافظ کہہ رہے ہیں کیونکہ ان کا وقت ختم ہونے کو ہے۔

ہم موٹل کی لابی میں شٹل کا انتظار کرنے کے لیے پہنچے۔ چنانچہ میں لابی میں ایک ستون پر جھک گیا اور Deann سے کہا، ”خواتین سے کہیں کے میرے لیے دُعا کریں کیونکہ میرے پاؤں ختم ہونے کو ہیں۔“ میں اُس ستون پر جھکا رہا اور اپنی قوت کے لیے دُعا کرتا رہا جب تک ہماری وین نہیں آئی۔ ہم وین میں بیٹھے اور کروسیڈ کے لیے روانہ ہوئے۔ ہم اُس لائن کے پاس سے گزرے اندر داخل ہوئے، حالانکہ ہم عبادت کے آغاز سے پانچ گھنٹے پہلے پہنچ گئے تھے۔ خُدا کا شکر ہے کہ ہم معذوروں کے دروازے سے داخل ہو پائے، جو کھلا اور خالی تھا۔ ہم اُس جگہ کی پہلی سطح پر پیچھے اپنی نشستیں سنبھال لیں۔ جب میں نے ارد گرد دیکھا تو میں نے ٹیلی ویژن پر دیکھے گئے دیگر کروسیڈ کے کچھ منسٹری کے عملے کے اراکین کو پہچان لیا۔ دُعا کروانے والوں کی اُن کے چوگرد بھیڑ لگی ہوئی تھی۔ اُس پنڈال میں میں خود خدمت گزار ہونے کی حیثیت سے اپنے قریبی خدمت گزار سے کہا کہ میرے لیے دُعا کریں۔

میں قطار کے آخر میں، غسل خانے کے قریب اپنی نشست کی طرف واپس آیا۔ وہاں بیٹھنا ایک حکمت عملی فیصلہ تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ مجھے بار بار غسل خانے کی ضرورت ہوگی اور میں نہیں چاہتا تھا کہ لوگ میرے لیے اُنھیں۔ میں ہمیشہ ماؤں کے لیے دل میں جگہ رکھتا ہوں، اور میں Deann کو ”Baby Magnet“ مقناطیس ماں“ کہتا ہوں۔ واقعی، خُدا نے ہمارے سامنے ایک ۱۸ سالہ ماں کے ساتھ ایک ۵ ہفتے کی بچی رکھی۔ وہ اپنی والدہ کے ساتھ بیٹھی تھیں، خُدا سے اُمید رکھتے ہوئے کہ وہ کچھ کرے گے۔ ہمیں معلوم ہوا کہ بچی کو Down Syndrome اور دل میں دوسرا رخ ہیں اور اُس خوبصورت نوجوان ماں میں اتنا ایمان تھا کہ وہ اپنی چھوٹی بیٹی کو شفا کے لیے لائی۔

اس عبادت کے وسط میں ”ہالیوڈ کورس“ بجایا گیا، تقریباً بیس ہزار لوگوں نے ایک آواز میں خُدا کی موجودگی کا خیر مقدم کرنے کے لیے گایا۔ چھوٹا بچہ اپنی دادی کے کندھے پر سوار تھا؛ اور اُس کے ہاتھ میری طرف بڑھے ہوئے تھے۔ میں نے نرمی سے اُس کے ہاتھ کو چھوا اور دُعا کی، ”کہ خُدا، میری زندگی لے لیں اس بچی کی نہیں۔“ میری زندگی کی کیا قیمت ہے اگر میں دوسرے کے لیے اسے قربان کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔“ اس لمحے، میں نے محسوس کیا کہ رُوح القدس کی قوت میرے دائیں طرف، جہاں کینسر شروع ہوا تھا، سے میرے دائیں بازو اور ہاتھ میں، بچے کے ہاتھ تک پہنچ رہی ہے۔ میں نے آہستہ آہستہ اُس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور اُس لمحے کے لیے خُدا کا شکر ادا کیا۔

جب میں نے بچے کا ہاتھ چھوڑا تو اُسی وقت اُس شخص نے جس نے پانچ گھنٹے پہلے میرے لئے دُعا کی تھی، میرے کندھے پر ہاتھ مارا۔ حیرت زدہ ہو کر میں نے پوچھا، ”میں آپ کو کیسے مل گیا؟“ اُس نے پوچھا کہ میں کیسا محسوس کر رہا ہوں؛ مجھے اُس کے سوال کو سمجھنے میں تھوڑی دیر لگی

کیونکہ میں بچے میں بہت مصروف تھا۔ میں نے جلدی سے وضاحت کی کہ میری تمام تکلیف چلی گئی ہے، جب کہ میں اپنی مختصر آنت کے سنڈروم کی حالت کی وجہ سے ساری شام با تھروم جا رہا تھا۔

وہ ضرور عشر کا پکتان یا منسٹری کے عملے کا کارکن ہوگا کیونکہ اُس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے سیڑھیوں سے نیچے اتارا اور لوگوں کی بھیڑ کے پاس سے گزارا جو لائن میں کھڑے تھے تاکہ یہ اعلان کر سکیں کہ خُدا نے آج رات ان سے بات کی ہے۔ مجھے ڈاکٹرز کے پاس لیکر جایا گیا جو کہ ہر شخص سے بات کرتے تھے اس سے پہلے کہ وہ پاسٹر Benny Hinn کے ساتھ سٹیج پاجاتے۔

Deann اور میں اس آرزو کے ساتھ عبادت میں گئے تاکہ پانچویں Chemotherapy کے دوران خُدا سے قوت حاصل کر سکیں۔ حتیٰ کہ اسٹیج پر بلائے جانے کا خیال بھی میرے ذہن میں نہیں تھا۔ میں اُس رات پلیٹ فارم پر تیسرا شخص تھا۔ میں پاسٹر Benny Hinn کے سامنے کھڑا ہوا، اور اُس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا ہوا۔ میں نے وضاحت کی کہ میرے پیٹ میں ایک ٹیومر پھٹ گیا تھا اور میں سارا دن درد میں تھا۔ اُس نے ایک ہاتھ میری کمر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے میرا پیٹ دبانے لگا، بار بار مجھ سے پوچھتے ہوئے ”کیا یہ درد کرتا ہے؟“ جب میں نے جواب دیا، ”نہیں“، تو وہ دو قدم پیچھے ہٹ گیا اور کہا، ”خُدا کی حضوری میں، آپ کا کینسر مُردہ ہے۔“ Deann اور میں دونوں نے محسوس کیا کہ رُوح القدس کی قوت ہم پر نازل ہوئی ہے اور ہمیں سٹیج پر سے اتارا گیا تاکہ ہم بتا سکیں کہ ہم کیا سمجھتے ہیں کہ خُدا نے کیا کیا۔

تصویر صفحہ نمبر ۲۲ (آخر میں)

باب ۸

خُدا کے کام کو ثابت کرنا

صبح سویرے کروسیڈ کے بعد، میں نے ڈاکٹر Cartmell کے دفتر میں ایک پیغام چھوڑا، کہ ”میں ٹھیک ہو گیا ہوں اور چاہتا ہوں کہ آپ دوبارہ ٹیسٹ کریں۔“ ہم اپنی بیٹیوں کے پاس دُعا کے جواب کا تحفہ لے کر گھر واپس آئے۔ ڈاکٹر Cartmell بہت محتاط تھے جب تک کہ ہم نے CBCC لیب میں خون کے ٹیسٹ نہیں کروائے۔ خُدا کے فضل کی ایک اور مثال میں، ہماری طبی بیہ کمپنی نے ایک مہنگا ریڈیواکٹو ٹیسٹ منظور کر دیا جو عام طور پر ہر ۶ مہینے میں کیا جاتا تھا۔ میرا پچھلا ٹیسٹ صرف ۶ ہفتے قبل ہوا تھا، لیکن نتائج میں جسمانی تبدیلیوں کی تعداد دوبارہ کرنے کی تصدیق کرنے کے لئے کافی تھی۔

میری شفا کے چار دن بعد، ڈاکٹر Cartmell نے خون کے ٹیسٹ کیے اور جب اُس نے نتائج دیکھے، تو وہ ہنسنے لگا، پچھلے خون کے ٹیسٹ کے نتائج سے حیران تھا کہ جس میں ایک شخص کی حالت خراب دیکھی گئی تھی جو کہ غذائیت کی کمی کی وجہ سے مر رہا تھا۔ لیکن اب وہی، نتائج ایک صحت مند شخص کے تھے۔ ڈاکٹر Cartmell نے کہا یہ اعلیٰ معیار کا خون ہے۔

ڈاکٹر Cartmell نے کہا، ”آپ کے پاس دو انتخاب ہیں، یا تو یہ ایمان رکھیں کہ خُدا نے آپ کو شفا بخش دی اور جنیں، یا پھر کیمو کے پانچویں مرحلے پر واپس جائیں جو ہم نے آپ کے لیے منصوبہ بنایا ہوا ہے۔“ اب میں یقین کر سکتا ہوں کہ آپ کو میرا انتخاب معلوم ہے: ایمان رکھیں اور جنیں۔

طاقت اور صحت فوراً میری طرف لوٹ آئیں۔ کروسیڈ کے بعد والے ہفتے کے دن، میں ایک

Promise Keeper امبیڈر ٹریگ تھا۔ جیسا کہ مجھے کرنا پسند ہے، میں نے جلدی سے پیئنج کر سیٹ اپ کے عمل کی مدد کی۔ Promise Keepers والوں کے کیلی فورنیا ریاست کے نمائندے، جو تربیت دے رہے تھے، وہ دوبار آل امریکہ اور NFL کے بہترین دفاعی کھلاڑی، Randy Gradishar، جو Denver Broncos کے تھے۔ سابق NFL لائن پیکر مجھ پر غالب تھے، لیکن انہوں نے مجھے مسکرا کر خوش آمدید کہا اور پوچھا کہ خدا نے آپ کی زندگی میں حال ہی میں کیا کیا ہے۔ میں نے وضاحت کی کہ خدا نے صرف ایک ہفتہ پہلے میرے چوتھے درجے کے کینسر سے شفا دی اور جب میں ایک ۵ ہفتے کے بچے کے لیے دعا کر رہا تھا جو Benny Hinn کے کروسیڈ میں جو کہ Sacramento میں تھا۔ اُن کا منہ حیرت سے کھل گیا اور انہوں نے میری زندگی میں خدا کی قوت کے لیے خدا کی حمد کی۔ ایسا لگا جیسے یہ خدا کا ایک اور انعام تھا کہ میں اُس مرتبے کے شخص کے ساتھ ایک سادہ گفتگو میں اپنے شفا یاب ہونے کی خدا کی گواہی کو بانٹ سکوں۔

اگلے مہینے، Christ Cathedral نے اپنی عبادت گاہ میں بھاری لکڑی کی پیئنجوں کو نصب کرنے کا منصوبہ بنایا تاکہ استعمال کی جانے والی کرسیوں کو نکال کر انہیں نصب کیا جائے۔ یہ پیئنج کئی برسوں سے گودام میں تھے اور انہیں منتقل کر کے عبادت گاہ میں لا کر نصب کرنا ضروری تھا۔ ایک کاریگر جو کہ پیئنج بنانے والی کمپنی کا کارندہ تھا، کرسمس سے چار دن پہلے پہنچنے والا تھا اور تعطیلات کے دوران کام کر کے کرسمس کے اگلے دن تک اُسے یہ کام مکمل کرنا تھا۔ میں نے عبادت گاہ اور پیئنجوں کو تنصیب کے قابل بنانے والی ٹیم کا خیال رکھنے کے لیے رضا کارانہ طور پر خدمات انجام دیں۔ میں نے اپنے عزیز دوست، Dean Barthelmes، اور اُس کے دو بیٹوں کو مدد کے لیے بلایا تاکہ ہم مل کر ان پیئنجوں کو عبادت گاہ میں منتقل کر سکیں۔ پاسٹر Wasdin حیران بھی تھے

اور گھبرائے ہوئے بھی جب انہوں نے مجھے ۲۰۰ پاؤنڈ سے زیادہ وزنی پیئنجوں کو اپنی طاقت سے اٹھا کر جگہ پر رکھتے اور انہیں آہستہ آہستہ انہیں کیلوں سے گاڑتے ہوئے دیکھا۔ یہ پیئنج فرش میں گاڑھے گئے تھے تاکہ انہیں مضبوطی سے نصب کیا جاسکے۔

میں نے teen challenge کے مردوں کے ساتھ مل کر پیئنج صاف کئے، اور اُن کی جگہ متعین کی اور انہیں اُس نصب کرنے والے کے لیے تیار کیا جب وہ آیا اور تنصیب کے عمل کے دوران وقت بچایا اور یوں چرچ کے پیسے بھی بچائے۔ ہماری کوششوں کی بدولت، نصاب کرسمس سے پہلے گھر جاسکا۔ تاہم جو توانائی مجھے پیئنج کے منصوبے کو مکمل کرنے کے لیے ملی، اُس نے میرے لیے یہ مکمل شواہد فراہم کیے کہ میں بالکل صحت مند ہوں۔

میں نے ڈاکٹر Cartmell سے کہا کہ مجھے واپس کام پر جانے کی اجازت دیں۔ ڈاکٹر Cartmell نے کہا کہ عام طور پر کوئی اور مریض جسے میری دی گئی Chemotherapy کی مقدار سے صحت یابی کے لیے چھ ماہ تک مکمل معذوری پر رکھا جاتا۔ لیکن خدا کے فضل اور تھوڑی سی ہمت کی بدولت، میں ۲ جنوری ۱۹۹۵ کو بغیر کسی پابندی کے کام پر واپس آ گیا۔

باب ۹

معجزے کا دوسرا نصف

جو بھوں سے دوستی کرتا ہے اپنی بربادی کے لئے کرتا ہے پر ایسا دوست بھی ہے جو بھائی سے زیادہ محبت رکھتا ہے۔ امثال ۲۴:۱۸

میری آزمائش کے دوران، میں موت کے قریب چار بار پہنچا۔ یہ خدا کے لوگ ہی تھے جنہوں نے مجھے لمحہ بہ لمحہ حوصلہ دیا، یہاں تک کہ میں خدا کے معجزے کے لیے اپنی زندگی میں صحیح وقت اور جگہ پر پہنچ گیا۔ معجزے کے بعد کے ۴۶ سالوں میں، میں نے اُن دوستوں کی قدر کی ہے جنہوں نے مجھے اور میرے گھرانے کو ایک اور گہری سطح پر مدد کی۔

میں ایک سنجیدہ شخصیت کے طور پر جانا جاتا ہوں، جو دوستی کو سنجیدگی سے لیتا ہوں۔ مشکل وقت میں قائم کردہ دوستی، جو اعتماد اور وفاداری کے ساتھ ہوتی ہے، خوشیوں کے لمحات کو زیادہ ذاتی بناتی ہے۔ خدا نے مجھے عظیم دوست عطا کیے، جو کینسر کے سفر کے دوران اور بعد میں میرے اور میرے گھرانے کے لیے بہت بڑی حمایت تھے، اور کئی غیر معمولی دوستوں سے بھی نوازا جو خدا کے ارادے کو بڑھاتے ہیں جو کینسر کی تشخیص کے بعد سے میرے لیے رہا، اور جسے میں عجیب طور پر ”معجزے کا دوسرا نصف“ کہتا ہوں۔

میری پہلی کال پر ڈاکٹر Cartmell نے مجھے کام پر واپس جانے کی اجازت دینے کے بعد Della Equipilag، میرے علاقے کی سپروائزر، کو تھی۔ ہم ۱۹۹۲ میں ملے تھے جب ہم دونوں جنرل نیجر تھے۔ Della اور میرے کام کا رویہ ملتا جلتا تھا، اور جب اُسے ایریا سپروائزر

کے طور پر ترقی دی گئی تو میں اُس کی نگرانی میں رہا جب کہ میں کینسر کی بدترین حالت سے گزر رہا تھا۔ میں اس سے زیادہ خوش قسمت نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ ایک سچی دوست تھی جس نے اپنی براہ راست نوعیت کے ذریعے مجھے بہتر ہونے اور کامیاب ہونے میں مدد دی۔ اُس کی قیادت کے دوران میرے تجربے نے مجھے یہ احساس دلایا کہ کارپوریٹ دنیا میں، جن لوگوں کی رپورٹ ہم کرتے ہیں وہ ہماری زندگیوں پر سب سے زیادہ اثر ڈالتے ہیں۔

Della کو یہ جان کر بہت خوش ہوئی کہ مجھے ۲ جنوری ۱۹۹۵ کو واپس کام کرنے کی اجازت مل گئی۔ میں نے اُسے کہا کہ مجھے کرنے کیلئے کچھ بھی ملے، میں کرنے کے لیے تیار ہوں۔ Della ہچکچائی نہیں اور میرے ساتھ دوبارہ کام کرنے کی پیشکش قبول کر لی اور میری کچن نیجر بننے کی درخواست کی۔ اُس نے میری صلاحیتوں کو کئی مسائل کو حل کرنے کے لیے اپنے کئی لاس اینجلس کے ریٹورنٹس میں اُس کی مدد کے لیے استعمال کیا۔ Della نے مجھے اپنے بصیرت اور تجربے کو بانٹتے ہوئے بہتر نیجر بنانے میں مدد جاری رکھی۔ اُس نے مجھے اُس مہارت کا درس دیا کہ میں لوگوں کو اپنے خیالات کے عمل کے بارے میں وضاحت کرتا ہوں تاکہ اپنی بصیرت اور توقعات اُن کے ساتھ شیئر کر سکوں۔ میں نے پایا کہ یہ مہارت کامیاب انتظام کے لیے اہم ہے۔

۱۹۹۷ میں، Della نے کولمبس، اوہائیو میں واقع ڈک کلاک کے ذاتی منصوبے، ڈک کلاک امریکن بینڈ سٹینڈ گریل کے لیے کام کرنے کے لیے چھوڑ دیا، جو کہ ایک شاندار فیملی ریٹورنٹ اور ڈانس کلب ہے۔ ہم ایک دوسرے کے کیریئر کے بارے میں معلومات کا تبادلہ جاری رکھتے تھے اور ملاقات کے لیے وقت نکالتے تھے۔

تصویر صفحہ نمبر 24 یہاں!

ایک اور کال میری پیاری دوست، جسے میں اپنی ”چرچ ماں“ کہتا ہوں، لین نیوفیلڈ کو گئی۔ لین، جو

ایک نرس اور Kern Christian Center کی ساتھی گلوکارہ ہیں، خُدا کی طرف سے متاثر ہوئیں کہ وہ میری Chemotherapy کے لیے درکار ادویات کی لاگت ادا کرنے میں ہماری مدد کریں۔ جیسا کہ میری والدہ بھی نرس ہیں، لین طبی مسائل پر بات کرنے کے لیے ایک بہترین سہارا تھیں اور اس کا بیکور فیلڈ میں رہنا ایک اضافی فائدہ تھا۔

جب میں نے لین سے پوچھا کہ اُس نے مجھے محبت کرنے کا انتخاب کیوں کیا، تو اُس نے کہا، ”مجھے لگتا ہے کہ خُدا ہماری زندگیوں میں بعض لوگوں کو رکھتا ہے اور اُس نے یہ آپ کے ساتھ کیا۔ مجھے معلوم تھا کہ آپ خُدا کے دل کے مطابق ایک آدمی ہیں۔ اپنی زندگی کے اُس وقت میں مجھے پتہ تھا کہ آپ کو مدد کی ضرورت ہے اور خُدا کے کام میں شامل ہونے پر میں بہت خوش ہوئی۔ مجھے آپ کے ساتھ قربت کا ایک لمحاتی احساس ہوا اور مجھے لگا جیسے میرا ایک اور بیٹا ہے۔ آپ کی زندگی میں خُدا نے جو کچھ کیا ہے وہ میرے لیے حیرت انگیز ہے۔“

لین نے خوب کہا:

”ایک بہن بھائی ہونا خُداوند میں آسان تھا۔ میں جلد ہی ماں بن گئی اور رے میرا بیٹا بن گیا۔ رے کو ڈیان کا شوہر اور دو خوبصورت بیٹیوں کا باپ بننا پسند تھا۔ یہ واضح تھا کہ وہ مطمئن تھا، خاص طور پر اپنے خُدا اور نجات دہندہ کی محبت میں۔“

جب رے کو کینسر کی تشخیص ہوئی تو یہ ایک تباہ کن خبر تھی۔ دُعائیں کی گئیں اور علاج شروع ہوا۔ یہ اُس اور اُس کے گھرانے کے لئے ایک بہت مشکل وقت تھا، لیکن اُس نے کبھی اُمید نہیں چھوڑی۔ جب رے نے علاج شروع کیا تو خُدا نے مجھے مہنگی دوائیوں میں مدد کے لیے استعمال کیا اور میں خُدا کے منصوبے کا حصہ ہونے پر خوش قسمت رہی۔ ہمارا خُدا معجزات کا خُدا ہے اور وہ صحت یاب ہوا۔

خُدا کے پاس رے کی زندگی کے لئے ایک عظیم منصوبہ تھا اور وہ آج بھی خُدا کی مرضی انجام دے رہا ہے۔ رے میری زندگی میں ایک نعمت رہا ہے اور جیسے کہ اُس نے بہت سے دوسروں کی زندگیوں میں بھی۔ خُدا کے ساتھ رے کی اطاعت اور خُدا کی مرضی انجام دینا رے کی گواہی ہے اور جو بھی اُس سے ملتا ہے اُس کے لئے ایک روشنی ہے۔

میں رے کی چرچ ماں ہونے اور اُس کی زندگی کا حصہ ہونے پر فخر محسوس کرتی ہوں اور خُدا کے منصوبے کا بھی حصہ ہوں۔ ایک حقیقی صحت یابی۔ آمین!“

تصویر صفحہ نمبر 25 آخر میں

میرا ایک اور وفادار دوست جس نے مجھے اور میرے گھرانے کو ہماری زندگی کے سب سے مشکل آزمائشوں کے دوران محبت دی، وہ جم فونٹانا تھے۔ ہم ۱۹۸۹ میں بیکر فیلڈ میں ایک میک ڈونلڈز ریسٹورانٹ میں کام کرتے ہوئے ملے۔ وہ ایئر فورس کے ایک سابق فوجی تھے، اور میں جانتا تھا کہ خُدا نے ہماری ملاقات کا انتظام کیا، کیونکہ ہم ایک ٹیم کے طور پر اپنی اچھی طرح سے جڑ گئے تھے۔ جم نے مجھے ایک منیجر اور ایک شخص کے طور پر ترقی کرنے میں مدد کی۔ اُنہوں نے مجھے ایسے چیزیں سکھائیں جیسے تنظیمی ماہانہ کاموں کی فہرست رکھنا تاکہ عملی کامیابی کو یقینی بنایا جاسکے۔ یہ واضح تھا کہ ہم ایک ساتھ بہت اچھی کارکردگی کر رہے تھے کہ علاقائی سپروائزر نے جم اور مجھے سب سے مشکل اسٹورز چلانے پر لگا دیا اور علاقائی سپروائزر اور یونٹ منیجر کی طرف سے بہتری کی توقع کی۔

مسائل کے حل کے لیے لوگوں اور مسائل کو کامیابی کے ساتھ سنبھالنے کے بارے میں سمجھنا ضروری ہوتا ہے۔ ہماری ایک دوسرے کے کام کے اصولوں کا احترام کرنے کی وجہ سے، کام سے باہر قریب دوست بننا قدرتی تھا۔ ہم دونوں نے اپنی بیویوں اور میری بیٹیوں کے ساتھ ورلڈ ریسلنگ فیڈریشن کے اینٹس دیکھنے اور پیزا کھانے کے لیے چھٹی کا لطف اُٹھایا۔ جم ہمارے بیٹیوں کے

لیے ایک حقیقی اطالوی معنوں میں ”دادا“ بن گیا۔ حالانکہ زندگی نے جم کو آخر کار فونکس، ایریزونا میں لے گئی، لیکن میرے دوست نے ۱۹۹۳ میں کینسر کے علاج کے دوران باکرز فیلڈ کا سفر کر کے میرے حال چال پوچھنے کے لیے واپس آئے۔

ایک دن، آٹھ گھنٹے کی Chemotherapy کے سیشن کے دوران، میں نے جاگ کر دیکھا کہ جم میرے پاس خاموش بیٹھا ہے۔ وہ صبر کے ساتھ میری اُس بات کا ادراک کرنے کا انتظار کرتا رہا کہ وہ وہاں موجود ہے۔ جم اکثر ڈین کو اُس بارے میں بات کرنے کے لئے رابطہ کرتا تھا اور اُس سے یہ پوچھتا رہتا تھا کہ میں کیسا ہوں اور ہماری بیٹیوں کا کیا حال ہے۔ میرے لئے، ایک حقیقی دوست کو تمام صحیح الفاظ جاننے کی ضرورت نہیں ہوتی، کیونکہ اُن کی موجودگی ہی سب کچھ ہوتی ہے۔ جم نے میرے کینسر کے سفر کے دوران اپنی موجودگی سے ہمیں نوازا۔

”میں اور جم آزادی سے ایمان، خاندان، اور دوستوں کے بارے میں بات کرتے ہیں کیونکہ ہم ایک دوسرے پر اعتماد کرتے ہیں۔ یہ کبھی بھی اہم نہیں رہا کہ ہم ملک میں کہاں ہیں، اگر ایک دوسرے کے لیے موجود ہونے کا موقع ہو تو ہم وہاں ہوتے ہیں۔ ایک گرمیوں میں، میں اپنے گھرانے سے ملنے نیوجرسی گیا تھا جب جم اپنی والدہ کی عیادت کے لیے نیوجرسی کے ہسپتال میں تھا۔ جم نے ابھی ایریزونا اسٹیٹ یونیورسٹی سے اپنی ڈگری مکمل کی تھی اور وہ اپنی ڈگری اپنی والدہ کے ساتھ بانٹنا چاہتا تھا۔ میں نے اُس دن اُن دونوں کے ساتھ ہسپتال میں وقت گزارا۔ سال بھر بعد، جب ہماری بیٹی ایشلی ایریزونا کے فینکس میں کالج گئی، ”دادا“ جم وہاں موجود تھا تاکہ مجھے اور ایشلی کو یقین دلائے کہ اگر اُسے ضرورت ہو تو وہ اُس کا خیال رکھنے کے لیے وہاں ہوگا۔“

ہمارے کیریئر کے دوران، ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ اپنے بصیرت کو شیئر کیا ہے اور اُس پر اعتماد کیا ہے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہم ایک دوسرے کے لیے خالص دل رکھتے ہیں۔ جب جم کے

والد کا انتقال ہوا، تو میں نے اُس کے لیے وہاں ہونے کے لیے صرف فینکس گیا، اور تمام احساسات کے درمیان جو اُس ہفتے کے آخر میں تھے۔ اُسے میری باتوں کی ضرورت نہیں تھی۔ اُسے میری موجودگی کی ضرورت تھی تاکہ وہ میری توجہ اور میری پرواہ جان سکے۔ ہماری زندگیوں کا یہ اشتراک اب ۳۰ سال سے زیادہ جاری ہے۔

تصویر صفحہ نمبر 26 آخر میں

”شفا کے بعد کے سالوں میں، میں نے اُن دوستیوں کا لطف اٹھانا جاری رکھا ہے جو خدا نے میری زندگی میں رکھی ہیں۔ خاص طور پر وہ دوستیاں جنہوں نے Deann کے لئے اتنی محبت دکھائی ہے۔ Jeanette Herring اُن میں سے ایک ہیں۔ ہم ۱۹۸۸ میں ملے تھے، اور جب مجھے تشخیص ہوا تو وہ Deann کے لئے ایک مضبوط سہارا تھیں۔ وہ میری کیمو تھراپی کے دوران بھی میرے لئے ایک طاقت کا ذریعہ بنی۔ Jeanette میرے ہسپتال کے کمرے میں تب آئیں جب ہمیں بتایا گیا کہ میں اس ہفتے زندہ نہیں رہوں گا۔ ایک شام، جب میں شدید درد کی دوا کے زیر اثر تھا، تو Jeanette نے کہا کہ میں نے Deann کے ساتھ اپنی محبت اور شادی کے بارے میں ایک ”پیغام“ شروع کر دیا۔ میری عجیب حالت میں بھی، مجھے لگتا تھا کہ میرے دل نے جان لیا تھا کہ وہ میری بیوی کی ایک خاص دوست ہیں۔“

میرے معجزے کے بعد، Jeanette، Bakersfield Centennial Celebration کی Executive Director بن گئیں اور دو سال کی مدت میں ۷۲ تقاریب کی ذمہ داری سنبھالی، جن میں Bakersfield پلازہ کی تخلیق کے لیے فنڈ زنجع کرنا بھی شامل تھا جو کہ Bakersfield کے وسط میں واقع ہے۔ Jeanette نے تقاریب میں مدد کے لیے میرے خوراک کے انتظام کے تجربے پر اعتماد کیا اور ہمارے مشترکہ ایمان پر اعتماد کرتے

ہوئے روحانی ورثہ کمیٹی اور Centennial Committee کی گریڈ اوپننگ کمیٹی کا حصہ بن گئیں۔ یہ میرے شہر کی حکومت اور حکام کے ساتھ پہلا تجربہ تھا۔

”Jeanette نے بیشتر چیزوں میں میرے دل کو سمجھ لیا۔ خدا کو عزت دینا اور کمیونٹی کے بچوں کو برکت دینے کا ہمارا مشترکہ جذبہ ایک دوسرے اور خدا کی مرضی پر اعتماد پر مبنی تھا۔ Spiritual Foundation Committee کا حصہ بننے کے ناطے، Bakersfield Centennial گاسپل نائٹ تخلیق کی گئی۔ یہ ایونٹ شرکاء اور مہمانوں کے لیے مفت تھا اور اس میں Bakserfield کے چرچ کی گائیڈوں نے موسیقی کے ذریعے خدمت کی۔ ہر سال آٹھ سال تک، اس ایونٹ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد بڑھتی گئی۔ تعداد اس قدر بڑھ گئی کہ ہمیں شہری مرکز کرایے پر لینا پڑا اور یہ اب بھی بغیر ٹکٹ والے ایونٹ کے سب سے بڑے حاضرین کا ریکارڈ رکھتا ہے۔“

Bakersfield Centennial گاسپل نائٹ وہ مقام تھا جہاں Jeanette نے مجھے David Voss سے متعارف کروایا، جو Bakersfield کے Jesus Shack کے CEO ہیں، یہ ایک مسیحی تنظیم ہے جس کا مقصد ”ایک نسل کو اس نسل تک پہنچانا“ ہے، جس میں مسیحی کنسرٹس، اسٹریٹ ٹیمیں اور کمیونٹی ایونٹس پر توجہ دی جا رہی ہے۔

جب Jeanette نے بیکرز فیلڈ کرپشن ہائی اسکول میں ڈولپمنٹ ڈائریکٹر کی حیثیت سے عہدہ سنبھالا، تو Jeanette نے پوچھا کہ کیا آپ اسکول بورڈ پر خدمات سرانجام دیں گے۔ میں نے خوشی خوشی قبول کر لیا۔ میں نے اسکول کے ایگزیکٹو بورڈ پر سات سال خدمات انجام دیں جو اگلے بہت سے بورڈز میں خدمات انجام دینے کے تجربے فراہم کیے۔

”جیسا کہ ڈولپمنٹ ڈائریکٹر، Jeanette نے ایک چھوٹے مسیحی ہائی اسکول کو ایک ملٹی ملین ڈالر کے پروجیکٹ میں تبدیل کرنے کی ذمہ داری سنبھالی، جس کے لیے زمین کا حصول، فنڈز جمع کرنے کے لیے ایک سرمایہ کاری مہم کی ضرورت تھی جبکہ اسکول کے بورڈ کے ارکان کو بھی بہتر بنانا تھا۔ خدا نے مجھے یہ موقع دیا کہ میں اپنے تجربے کو استعمال کرتے ہوئے خوراک کی خدمات کے ایونٹس کھولنے کے لیے نئے کیمپس کے لیے ایک کثیر المقاصد عمارت ڈیزائن کروں تاکہ یہ مؤثر طریقہ سے کام کر سکے، دوپہر کے کھانے کی خدمت کرنے سے لے کر کھیلوں کے ایونٹس کی میزبانی کرنے تک۔“

آخر کار، Jeanette نے Kern آرٹس کونسل میں ایگزیکٹو ڈائریکٹر کی حیثیت سے شمولیت اختیار کی۔ میری حیثیت سے پرائس ڈسپوزل میں، ہم ایک بار پھر تعاون کرنے میں کامیاب ہوئے اور ریاست کیلی فورنیا میں پہلاری سائی کلد میٹریل آرٹس فیسٹیول ترتیب دیا۔ اس فیسٹیول کی تخلیق نے مجھے اس حقیقت کی طرف متوجہ کیا کہ دوسروں کی مدد کرنے کی کوشش لوگوں کو اس ایونٹ کے وژن اور مقصد پر یقین کرنے کی اجازت دیتی ہے، اور وہ لوگ اس ایونٹ کے لیے دینے کو تیار ہوتے ہیں۔

Jeanette کے ساتھ میری دوستی کی وجہ سے، میں خدا کی خدمت کرنے اور اُسکے بچوں کو ریاستی اور قومی سطح پر برکت دینے کے قابل ہوا ہوں۔ **تصویر صفحہ نمبر 28 اس کے نیچے**

کینسر نے مجھے ایک اور دوست سے ملا دیا، جسے میں یقیناً کبھی نہ ملتا اگر میں صحت مندر ہتا۔ جون ۱۹۹۳ میں، میں نے جامع بلڈ اینڈ کینسر سینٹر (CBCC) کے ڈاکٹر ایلن کارٹ میل سے علاج شروع کروایا۔ وہ ہر بار جب بھی ہم ملتے، میرے ساتھ دعا کرتے، اور وہ خود دعا کا آغاز بھی

باب ۱۰ مسیح کے ساتھ میرا ذاتی تعلق

چونہیں آتا مگر چڑانے اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو۔ میں اس لئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔ یوحنا ۱۰:۱۰

میں ایک معمولی شخص ہوں، جو اپنے اندر سے خود کو ڈانکالتا ہے، جو آج اپنے میدان کا گھاس خُود کاٹتا ہے؛ میں اپنی زندگی کے تمام تجربات کے لیے خُدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔ میں نے زندگی کے تجربات کو رضا کارانہ کام کے ذریعے محبت سے گزرتے ہوئے، زندگی کی حکمت اور علم کو حاصل کیا۔

”خُدا، یسوع، اور رُوح القدس کا تجربہ کرنا ایک ایسا دوست ہے جو بھائی سے بھی زیادہ قریب رہتا ہے۔ چاہے وہ زندگی کی سیاست ہو، یا اپنے گھرانے کی کفالت کرنے کا سوال ہو، یا پھر زندگی کی جنگ لڑنا ہو کیونکہ کینسر یا کیریئر اور کمیونٹی سروس کی کامیابی کے دوران خُدا کی مرضی پر توجہ مرکوز رکھنا ہو۔ میرے لیے، خُدا کی حکمت اور قوت مجھے خُدا اور گھرانہ، کیریئر اور کمیونٹی کے لیے زیادہ کام کرنے کے قابل بناتی ہیں، مجھے میرے نیول کے نعرے: ”تمہرے فیڈلیس / ہمیشہ وفادار اور مضابطہ اخلاق: خدا، ملک، نیول) کمیونٹی (کو صحیح معنوں میں زندہ رکھنے کے قابل بناتی ہیں۔“

خُدا معمولی لوگوں کو استعمال کرے گا جو اُس کے استعمال کے لیے تیار ہیں۔ کئی بار خُدا نے میری شفا کی گواہی استعمال کی جب میں پادری Benny Hinn کے پہلا یا دوسرا انتخاب نہیں تھا، لیکن میں وہ تھا جو خُدا کی آواز پر جواب دینے کے لیے تیار تھا، جس کے نتیجے میں مجھے پرائس فیملی / پرائس ڈسپوزل میں ایک عہدہ ملا، جس سے خُدا نے میرے لیے ایک ایسی زندگی تخلیق کی ہے جو میرے

کرتے۔ ڈاکٹر کارٹ میل، چاہے صورت حال کیسی بھی ہو، ہمیشہ مثبت رہتے، اور مجھے حوصلہ دینے کے لیے دُعا کرتے۔ وہ میرے ساتھ سب سے مشکل وقت میں رہے جب مجھے بتایا گیا کہ کینسر تین بار واپس آچکا ہے۔ ڈاکٹر کارٹ میل نے کہا کہ میں اس مقام پر پہنچ گیا تھا کہ جہاں اُنہیں میرے معائنہ کمرے میں داخل ہونے سے پہلے گہری سانس لینا پڑتی تھی کیونکہ میرا حال تیزی سے بگڑ رہا تھا۔

گزشتہ ۲۶ سالوں سے میں ہر چھ مہینے بعد ڈاکٹر کارٹ میل سے ملتا ہوں تاکہ اپنی زندگی، گھرانے، اور اب پوتوں اور پوتیوں کے بارے میں بات کر سکوں۔ اُنہوں نے ایک بار مجھے ایک ذاتی نوٹ لکھا جس میں کہا کہ، ”رائے، آپ خُدا کے دوست ہیں، انسان کے دوست، میرے دوست۔“ ڈاکٹر کارٹ میل میرے دوست اور خُدا کی جانب سے ایک نعمت ہیں۔ میں اپنے دوست کی قدر کرتا ہوں جو میری زندگی میں خُدا کے معجزے کے بارے میں ٹیلی ویژن پر بات کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہے۔

تصویر صفحہ نمبر 28 اس کے نیچے

گھرانے، کیریئر، اور کمیونٹی کے لیے میری تمام خواہشات کو پورا کرتی ہے۔

میں حقیقی طور پر صدر جان ایف کینیڈی کے متاثر کن الفاظ پر یقین رکھتا ہوں کہ: ”یہ نہ پوچھو کہ یہ ملک آپ کے لیے کیا کر سکتا ہے، بلکہ یہ پوچھو کہ آپ اس ملک کے لیے کیا کر سکتے ہیں“ اور صدر رونلڈ ریگن کی سچائی ”(Peace through Strength) یعنی طاقت کے ذریعے امن“ جس کا مطلب میرے لیے یہ ہے کہ اگر ہم ایمان کے ذریعے مضبوط ہیں تو ہمارے پاس خدا کے ساتھ امن سے رہنے اور اُس کی مرضی کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

ایک رپورٹر نے میرا انٹرویو لیتے ہوئے، جب اُس نے ٹی بی این۔ ٹینیسی براڈ کاسٹنگ اسٹیشن، ”(God's healing touch) یعنی خدا کی شفا چھوتی ہے“ دیکھا تو بڑے جوش و خروش کے ساتھ پوچھا کہ، ”آپ یقیناً خدا کے لیے ایک عظیم حمایت کرنے والے ہوں گے، کیونکہ آپ کو شفا ہوئی ہے۔“ چنانچہ میں نے وضاحت کی کہ خدا نے میرے ایمان کو مضبوط اور گہرا کیا ہے تاکہ میں اُس کے اور اپنے گھرانے کے لیے جینے کے قابل ہوں۔

ٹریسا ایلن، جو بنی بن منسٹریز سے وابستہ ہیں اور جنہیں میں نے اس خدمت کے ذریعے جانا جب بھی ممکن ہوا۔ انہوں نے ایک بار کہا ”رے، آپ وہ معیار ہو جس پر خدا ابھروسہ کرتا ہے۔“ یہ ایک عاجز کر دینے والا جملہ تھا، جو ایک ایسی شخصیت کی طرف سے ہے جس کا میں بے حد احترام کرتا تھا۔

خدا کا کلام

خدا کا کلام پڑھنے سے مجھے سب سے زیادہ جو چیز حوصلہ افزائی دیتی ہے وہ یہ سمجھنا ہے کہ میری

زندگی میں روح القدس کا مقصد کیا ہے اور میں دوسروں کو کیسے یہ دیکھنے میں مدد کر سکتا ہوں کہ اُن کی زندگی میں یسوع ہے۔ میں پرانے عہد نامہ میں خدا کی مثالیں دیکھتا ہوں، اور نئے عہد نامے میں یسوع ہمیں اپنی زندگیوں میں روح القدس کی قوت دکھاتا ہے۔ خدا، یسوع اور روح القدس ہی وہ اسباب ہیں جن کی وجہ سے میں جو کرتا ہوں۔ خدا کا کلام کی میری پسندیدہ کتاب ہے: امثال کی کتاب۔ خدا کی حکمت، ایوب۔ زندگی کے بحران میں کیسے جینا ہے، یعقوب۔ ایک مسیحی زندگی کیسے گزاریں ہے۔

کلام نے مجھے یہ دکھایا کہ خدا کے لوگوں نے اپنے ایمان کو کس طرح زندہ رکھا بغیر ان تمام چیزوں کے جو آج ہمارے پاس ہیں اور جنہیں ہم معمولی سمجھتے ہیں۔ خدا کی تعریف ہو کہ میں نے کینسر سے پہلے اپنی زندگی میں کتاب مقدس کے مقصد کو سمجھا۔ میں نے خدا کے کلام کو اپنی زندگی میں سمجھنے کے بغیر کینسر کا سامنا کرنے کے لیے روحانی اور ذہنی طاقت نہیں پائی ہوتی۔ ایک نیول کے طور پر، میں اسرائیل کے خدا کے طاقتور سپاہیوں کی قوت سے واقف تھا۔ میرے سرجن مارک نیو برو نے کہا کہ یہ معجزہ مجھے اپنے ایمان کی مثال کے طور پر کھڑا ہونے کی اجازت دیتا ہے۔

یسعیاہ ۴۰:۳۱ میری پسندیدہ آیت ہے: ”لیکن خداوند کا انتظار کرنے والے از سر نو زور حاصل کریں گے۔ وہ عقابوں کی مانند بال و پر سے اڑیں گے وہ دوڑیں گے اور نہ تھکیں گے۔ وہ چلیں گے اور ماندہ نہ ہوں گے۔“ ”انتظار کرنا“ کا مطلب ”خدمت کرنا“، خدا، یسوع، اور روح القدس کے ساتھ اپنے ایمان اور ذاتی تعلق میں ”فعال“ رہنا۔ میں اپنے آپ سے مسلسل پوچھتا رہتا ہوں کہ میں خدا کی کس طرح عزت کر سکتا ہوں اور اُس کے بچوں کو برکات دے سکتا ہوں۔ مجھے ایک کمیونٹی ایونٹ کی ضروریات کو عملی طور پر پورا کرنا پسند ہے، جو ایونٹ کی قیادت کو ایونٹ کے مقصد پر توجہ مرکوز کرنے کے قابل بناتا ہے۔ یسوع کی مثال پر چلتے ہوئے، یسوع آئے تاکہ خدمت کریں

نہ کہ خدمت لینے۔ جب اچھے لوگ کچھ نہیں کرتے تو شرارت برقرار رہتی ہے، لیکن جب خُدا، خوبصورت لوگ قوت پاتے ہیں، تو اُن کے مسلسل آگے بڑھنے، اور اپنے آس پاس کے لوگوں کو بلند کرنے کے ذریعے دیکھتے ہیں ہے۔

میں روزانہ خُدا کے کلام کو تازہ پانے کے لیے مسیحیٹی وی چینلو جیسے ٹرینیٹی براڈ کاسٹنگ نیٹ ورک، گیتوں کے چینل، اور دی ورڈ نیٹ ورک دیکھتا ہوں۔ اس کے علاوہ، مسیحی منسٹریز سے کتاب مقدس کی ای میلز موصول کرنا اور ہر صبح کام پر جانے سے پہلے اپنی گاڑی میں مسیحی موسیقی سنتا ہوں۔ یہ مجھے خُدا کا فضل میں سکون فراہم کرتا ہے، جو مجھے دوسروں کے ساتھ اُس کے فضل کو بانٹنے کی خواہش اور سمجھ دیتا ہے۔

میری سب سے عام دُعا ہے: ”خُدا مجھے مجھ سے بچائے“

مجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنی زندگی کے تمام بہت سی غلطیاں کی ہیں۔ خُدا نے مجھے یہ صلاحیت دی ہے کہ میں اپنی غلطیوں کو دہرانے سے پہلے اپنے آپ کو دیکھ سکوں تاکہ میں اُس غلطی کو دوبارہ کرنے سے باز رہوں۔ اپنی زندگی کے تجربات کے ذریعے، میں جانتا ہوں کہ خُدا مجھ سے دور نہیں ہوتا، بلکہ میں خُدا سے دور ہو گیا ہوں یا یہ سوچا کہ میں چیزوں کو اپنی طرف سے کر سکتا ہوں۔ خاص طور پر میرے تعلقات کے لیے اہم ہے، جیسے میرا ازدواجی تعلق، بچے، گھرانہ، دوست، ملازمین اور آجر۔

میں نے ابتدائی طور پر سیکھا کہ لوگ وعظ سننا نہیں چاہتے بلکہ میرے اعمال کے ذریعے خُدا کی محبت اور فضل کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ اپنی زندگی میں خُدا کی ایک بڑی مثال جو مجھے خود سے بچا رہا تھا، وہ یہ کہ میری زُبان کو قابو میں کر کے مجھے برکت بخشی، جب میں کینسر کے دوران فوائد کے لیے سوشل سکیورٹی کے ساتھ معاملات کر رہا تھا۔ تو ہر بار جب سوشل سکیورٹی نے میرے اور میرے

گھرانے کے لیے فوائد بھیجے، میں نے اُن کو چیک کیا۔ میں نے ہر ٹیلیفون کال کے لیے تاریخ، وقت اور جس کے ساتھ میں نے بات کی اُس کو نوٹ کر لیا اور سوشل سکیورٹی سے متعلق ہر چیز کے لیے ایک فائل بنائی، جو کہ بحیثیت مینیجر میرے کاروبار میں ایک طریقہ ہے۔

۱۹۹۶ میں جب ہم نے اپنا پہلا گھر خریدا، تو سوشل سکیورٹی یہ دعویٰ کر رہی تھی کہ ہم نے ۱۶۰۰۰ ڈالر زیادہ وصول کر لیے ہیں اور ہمیں یہ واپس کرنے ہوں گے۔ تمام دستاویزات بھیجنے کے باوجود، سوشل سکیورٹی کے ایک مینیجر کے ساتھ اپنی صورتحال پر بات کرنے کے لیے ملاقات کے لیے ۶ ماہ انتظار کرنا پڑا۔ جب مجھے ملاقات کا وقت ملا، تو میں نے دُعا کرنا شروع کر دی کہ مجھے حکمت ملے کہ کس طرح اور کیا کہنا ہے۔ عمارت میں داخل ہونے سے پہلے میں نے خُدا سے کہا کہ مجھے بولنے کے لیے الفاظ دے یا میرے منہ کو بند کر دے۔ میں نے دفتر میں داخل ہو کر کہا کہ میری مینٹنگ ہے، اور عملے نے مجھے ایک کانفرنس روم میں لے جا کر میز پر بٹھا دیا۔ مینیجر ایک بڑے ۱۳ انچ کے بانڈر کے ساتھ اندر آیا، اور بیٹھ گئے اور بولنے لگے: ”جناب سکاٹ، سوشل سکیورٹی نے آپ کے تمام تحریر کردہ مواد اور ہر ٹیلیفون کال کا ریکارڈ محفوظ رکھا ہے۔ سوشل سکیورٹی کے ساتھ کام کرنے کے اپنے تمام سالوں میں، میں نے کبھی کسی کو یہ سب کرتے ہوئے نہیں دیکھا تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ سوشل سکیورٹی کی فراہم کردہ معلومات دُرست ہے اور پھر بھی آپ کے ساتھ سب کچھ غلط ہو گیا۔ یہ رقم میرے لیے معاف کرنا بہت بڑی ہے، مجھے یہ ایک پینل کے پاس بھیجنی ہوگی تاکہ وہ اس کا جائزہ لے اور بات کرے، لیکن میں یہ مشورہ دے رہا ہوں کہ اسے معاف کیا جائے۔ آپ کو فیصلہ ڈاک کے ذریعے موصول ہو جائے گا۔“ میں کھڑا ہوا، اور مینیجر کے ساتھ ہاتھ ملایا، اور شکریہ ادا کیا۔ یہ ملاقات بدھ کے روز تھی، اور میں نے اُسی جمعہ کو سوشل سکیورٹی کا فیصلہ موصول کیا کہ کل رقم معاف ہو جائیگی۔ آپ نے کبھی سنا کہ کسی وفاقی ایجنسی نے دو روز میں رسمی دستاویزات کا

حل نکالا ہو؟ یہ صرف خُدا کے رحم کے وسیلہ سے وضاحت کی جاسکتی ہے۔

تعریف اور ستائش

میرا خُدا کے قریب تعریف اور ستائش کے اوقات میں مضبوط ہوا۔ میرے لیے یہ خُدا کے ساتھ ایک وقت ہے جو ”ایسا سکون پیدا کرتا ہے جو ہر سمجھ سے بالاتر ہے“۔ تعریف اور ستائش وہ جگہ ہے جہاں میں صرف خُدا سے محبت کرنے پر توجہ مرکوز کرتا ہوں اور خُدا مجھے اپنی متاثر کن مرضی فراہم کرتا ہے۔ خُدا نے مجھے کام کے مسائل، چرچ کی وزارت کی ضروریات، کمیونٹی کے پروگراموں اور خاندان و دوستوں کی مدد کے لیے اپنے ہنر استعمال کرنے کی ترغیب دی۔ بیکرز فیلڈ کی سالگرہ کے خوشی کی رات کا مقصد صرف رُوح القدس کے لیے ماحول بنانا تھا تاکہ وہ بیکرز فیلڈ کے چرچ کی موسیقی کے ذریعے لوگوں کی خدمت کی جاسکے۔ خُدا نے شیخینہ منسٹری کے پادری رون کریشاہ اور اُن کی جماعت کو بیکرز فیلڈ کی سویس سالگرہ کی خوشی کی رات میں پہلا سال لایا، اور اس ایونٹ کے مکمل تکنیکی حصے کو فراہم کرتے ہوئے، تاکہ میں ایونٹ کے انتظام پر توجہ مرکوز کر سکوں، جو میرا ہنر یا قابلیت ہے۔ پادری نے ایونٹ کے لیے خُدا کی بصیرت کے ساتھ اتفاق کیا اور خدمت کرنے کے لیے تیار تھے۔ ”مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خُدا کو دیکھیں گے۔“ متی ۵: ۸

خُدا کی غیر مشروط محبت

ایک رات کینسر کے دوران، ایک رات جب میری بیوی اور بچے مجھے سنبھال نہیں پارے تھے کیونکہ میرے سینے سے کیمو تھراپی کے لیے ایک لمبی سوئی باہر نکلی ہوئی تھی، میں بہت اکیلا اور دُکھی محسوس کر رہا تھا۔ پھر رُوح القدس نے مجھے خُدا میرے باپ کی یہ رو یاد دی کہ وہ مجھے اپنے بازوؤں میں لے کر، اپنے سینے کے قریب، اپنے بچے کی طرح تھامے ہوئے ہے، جہاں میں محبت، تحفظ، اور سکون محسوس کر رہا تھا۔

میرے لیے، ایمان خدا پر یقین کرنا ہے جو مجھے زندگی بسر کرنے، خوف کے ذریعے گزرنے، اور اپنے آپ اور دوسروں سے محبت کرنے کے قابل بناتا ہے۔ ایک محبت جو صرف خُدا کی طرف سے آسکتی ہے، ایک محبت جو مجھے میرے آپ سے اور میری زندگی کی تمام غلطیوں سے بچا چکی ہے اور اب مجھے دوسروں کے ساتھ خُدا کی محبت ظاہر کرنے کی اجازت دیتی ہے۔ جب میرے لیے موقع فراہم کیا جاتا ہے، تو میں لوگوں کے لیے دُعا کرتا ہوں کہ خُدا کا مسح اُن پر نازل ہو، جیسا کہ میں نے تجربہ کیا اور کینسر سے خُدا کی شفا حاصل کی۔ خُدا کی بے شرائط محبت میرے لیے وہ لوگ ہیں جنہیں خُدا میری زندگی میں لایا ہے تاکہ زندگی کی مشکلات کے درمیان مجھے حوصلہ دے سکیں اور خُدا کی مرضی کو پورا کرتے وقت میرے ساتھ کے میاں رہیں۔

۲۰۱۱ میں، جب اشلے اور میں ڈیان کی سالگرہ کی پارٹی کی تیاری کر رہے تھے، تو مجھے ایک بار پھر ایمر جنسی روم جانا پڑا۔ کھانا پکوان سے آچکا تھا، غبارے اور سجاوٹ لگ چکی تھی، اور میں نے یہ دیکھنے کے لئے کمرے میں جا کر دیکھا کہ آیا اشلے نے ڈیان کے بال بنا لیے ہیں یا نہیں۔ میں بیڈ روم میں گیا، اور دونوں نے میری طرف دیکھا اور کہا، ”کیا ہوا؟“ کیونکہ اشلے اور میں اس دن کو ڈیان کے لئے خاص بنانے میں لگے ہوئے تھے، ہم بھول گئے تھے کہ غبارے LATEX کے ہیں، جن سے مجھے سخت الرجی ہے اور یہ anaphylactic شاک کا سبب بنتے ہیں، جیسا کہ ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ یہ میری تمام سرجریوں میں ہوا ہے۔

میرا چہرہ فوراً سوچ گیا، لیکن، خُدا کا شکر ہے، ہم ایمر جنسی روم کے بہت قریب تھے۔ تو میں نے خود ای آر کارخ کیا، تاکہ ڈیان اور ایشلے خاندان اور دوستوں کے ساتھ پارٹی کا خیال رکھ سکیں۔ میں ایمر جنسی روم میں داخل ہوا، اور یہ بہت واضح تھا کہ کیا ہو رہا ہے کہ مجھے فوراً دوسرے لوگوں کے سامنے پروسیجر روم میں بھیج دیا گیا جو پہلے سے انتظار کر رہے تھے۔ ایمر جنسی روم جہاں مجھے رکھا گیا

وہ کمرہ تھا جہاں تمام لوگوں کا علاج کیا جاتا جنہیں ایسبولینس کے ذریعے لایا جاتا۔ آٹھ بیڈز والے کمرے میں جو صرف پردوں سے الگ تھے، ڈاکٹروں نے مجھے فوری طور پر epinephrine کا انجکشن دیا اور کہا کہ میں آرام کروں اور وہ بار بار آ کر مجھے مانیٹر کر رہے تھے۔

پہلے دو گھنٹوں کے لیے، میں اکیلا تھا۔ پھر ایک ایسبولینس آئی جس میں ایک عورت تھی جسے اُس کے اندان نے نیند میں کوئی حرکت نہیں کر پارہی تھی۔ اُنہوں نے اُس کا خیال رکھا میرے بالکل بستر کے قریب، جہاں میں واضح طور پر سُن رہا تھا کہ پیرامیڈکس اس کے لیے کیا کر رہے ہیں اور اسے واپس لانے کی کوشش میں کیا کر رہے ہیں۔ پھر میں نے ایک ڈاکٹر کو یہ کہتے سنا کہ اُنہیں بتانا ہوگا کہ یہ جلد مر جائے گی۔ اُس خاتون کے گھرانے کی سلامتی کیلئے دُعا کرنے کے بعد، میں نے مکمل طور پر سمجھ لیا کہ ایک بار پھر میری زندگی میں ”وہاں، لیکن خُدا کے فضل سے، میں جا رہا ہوں،“ ایک بار پھر میرے ایمان کو خدا میں گہرا کر دیا۔

میرے آخری خیالات

میرے فخر کا سب سے بڑا ذرائع میں سے ایک میرا کام غیر معمولی تنظیم California Keep Beautiful کے ساتھ رہا ہے۔ Keep California Beautiful ایک غیر منافع بخش تنظیم ہے جو متبادل فضلہ انتظامیہ، زیباسازی، کمیونٹی نیٹ ورکنگ اور عوامی رشتہ داری کے لیے وقف ہے۔ یہ ریاست بھر میں مختلف گروپوں اور تنظیموں کے ساتھ کام کرتی ہے تاکہ کیلیفورنیا بھر میں کمیونٹی میں مقامی شراکت داروں کا آغاز اور نیٹ ورکنگ کی جاسکے۔ میں نے جو کچھ بھی سیکھا ہے، اس کا استعمال کر رہا ہوں جو میں نے قارا، مصر میں ایک نیول کے طور پر سیکھا، کہ

“No man is too big to pick up another man's foreign object or debris”
 ”کسی ہوائی جہاز کے گرانے کے لیے محض ایک چھوٹی سی گولی یا کوئی چیز ہی انجن میں چلی جانا کافی ہے“

اپنی خدمت میں Keep California Beautiful کے لیے ۲۰۱۳ میں مجھے Keep California Beautiful کے بورڈ کا صدر بننے پر غور کرنے کے لیے کہا گیا۔ خُدا عام لوگوں کو اس دُنیا میں غیر معمولی چیزیں کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ خُدا نے ۱۹۹۴ میں کینسر کی پیچیدگیوں سے ۴ بار مرنے والا ایک شخص کیسے آج Keep California Beautiful کی Board کا صدر بن سکتا ہے۔

اگر آپ نے یسوع مسیح کو اپنا خُدا اور نجات دہندہ نہیں بنایا، تو میں دُعا کرتا ہوں کہ خُدا، یسوع مسیح اور رُوح القدس کی یہ گواہی میری زندگی میں آپ کو ایسا کرنے کا حوصلہ بخشنے۔ آمین!

جب کتاب مقدس کہتی ہے کہ خُدا شخصیات کا احترام نہیں کرتا، اس کا مطلب ہے کہ وہ کسی کے لئے اپنے معیار کو نظر انداز یا تبدیل نہیں کرتا۔ کتاب مقدس سکھاتی ہے کہ خُدا ہمارے خیالات کو جانتا ہے اور، نتیجے کے طور پر، ہمارے دلوں کو بھی۔ خُدا آپ سے محبت کرتا ہے جیسا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ آمین!

<https://ordinarymanextraordinarygod.com>

یہ کتاب کے تمام معاون دستاویزات کے ساتھ ساتھ خُدا کی گواہی کی ویڈیوز بھی شامل ہیں جو مجھے صحت یاب کرنے اور میری زندگی میں خُدا کے معجزات کے دوسرے حصے کے بارے میں ہیں۔ ساری تعریف، عزت اور جلال خُدا، یسوع اور رُوح القدس کے لیے ہے آمین!

رے سے دُعا کی درخواست کے لیے:

info@ordinarymanextraordinarygod.com